عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN
جلد: ۳۰ | ۱۹ تا ۲۳ رجمادی الاول ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰ را پریل ۲۰۱۱ء | شمارہ: ۱۶

امریکی پادری کی قرآن دشمنی

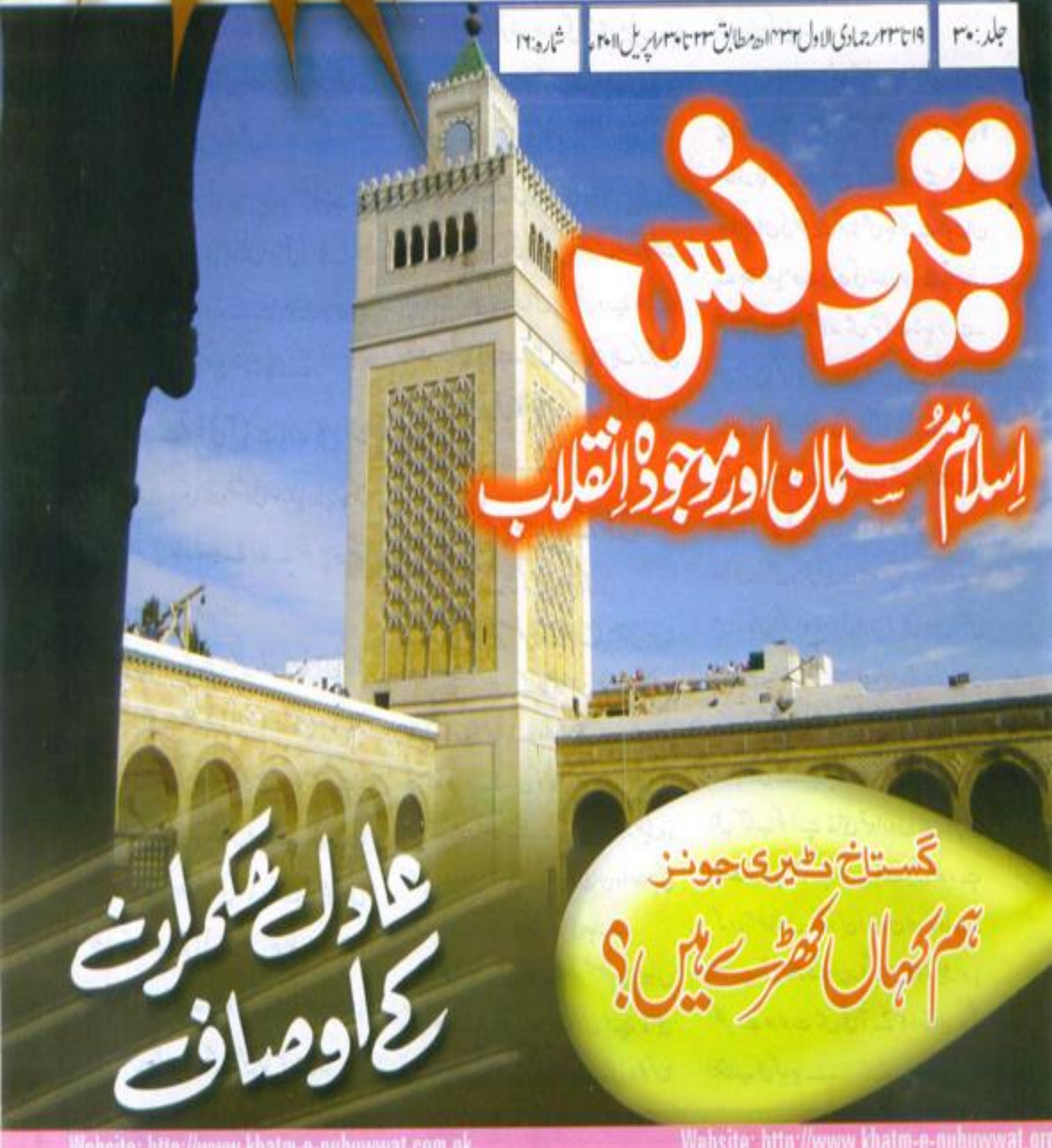

تیونس
اسلام مسلمان اور موجودہ انقلاب

عادل حکمران کے اوصاف

گستاخ ٹیری جونز
ہم کہاں کھڑے ہیں؟

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.or
http://www.khatm-e-nubuwwat.co

موسیقی حرام ہے

محمد شاہد آرائیں، نوابشاہ

س:...... موسیقی کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟ نیز ایسی موسیقی سننا جس میں گھٹیا کلمات شامل نہ ہوں اور تیز جھنکار بھی؟

ج:...... موسیقی حرام ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں موسیقی کو مٹانے اور اس کے آلات توڑنے کے لئے مبعوث ہوا ہوں، اس لئے موسیقی کسی قسم کی سننا ناجائز ہے۔

بغیر وضو کئے قرآنی آیات یا دعا کا پڑھنا

س:...... کیا بغیر وضو کوئی سورۃ یا دعا پڑھ سکتا ہے؟ سفر پر جاتے ہوئے دعائے سفر پڑھ سکتا ہے؟ جبکہ اس کا وضو نہ ہو۔

ج:...... جی ہاں! بغیر وضو کے قرآن کریم کو ہاتھ لگائے بغیر قرآنی آیات کا پڑھنا جائز ہے، اسی طرح دعائیں بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ البتہ ناپاکی یعنی حیض، نفاس اور جنابت کی حالت میں قرآن کریم اور قرآنی آیات کو زبانی بھی نہیں پڑھ سکتے، البتہ قرآنی دعائیں جو بطور دعا پڑھی جاتی ہیں جیسے بسم اللہ، اعوذ باللہ، ربنا آتنا فی الدنیا وغیرہ اس حالت میں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔

قرضِ حسنہ کی تعریف

سید شاہ عالم زمرد، راولپنڈی

س:...... قرضِ حسنہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اگر کسی آدمی سے قرضِ حسنہ لیا جائے تو کیا واپسی لازمی ہوتی ہے؟

ج:...... قرض ہوتا بھی وہی ہے جس کی واپسی ہر حال میں کی جاتی ہے، قرضِ حسنہ کو حسنہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس پر قرض دینے والے کو حسنہ اور نیکی ملتی ہے۔ قرضِ حسنہ کی تعریف کہ قرض خواہ جب بھی قرض کا مطالبہ کرے ٹس کر ٹال دیا جائے، خالص جاہلانہ ہے۔

غیر مسلم پڑوسیوں کے حقوق

نواب شاکر شاہوانی، کوئٹہ

س:...... غیر مسلم پڑوسیوں کے کیا حقوق ہیں؟

ج:...... ان کے ساتھ حسن سلوک اور حسن اخلاق کا برتاؤ کیا جائے، ان کے دکھ درد میں ان کی مدد کی جائے، ان کو مالی اور اخلاقی مدد کی ضرورت ہو تو ممکنہ حد تک مدد کی جائے، بشرطیکہ وہ زندیق نہ ہوں، اسی طرح ان کو ایمان واسلام کی سلیقہ اور محبت و پیار سے دعوت دی جائے۔

س:...... اہل کتاب، غیر مسلم پڑوسیوں کے دکھ سکھ میں شرکت اور انہیں اپنے مذہبی تہواروں اور شادی بیاہ کی خوشیوں میں مدعو کرنا کہاں تک درست ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کریں۔

ج:...... غیر مسلم اور اہل کتاب پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک اور حسن خلق کا معاملہ جائز ہے اور ان کے دکھ درد میں شریک ہونا اور ان کی تعزیت کرنا بھی جائز ہے، البتہ ان کے جنازہ یا موت میت کی غلط رسومات یا افعال شرکیہ اور افعال ممنوعہ میں شرکت ناجائز ہے۔ اسی طرح اگر وہ کسی مدد اور تعاون کے مستحق ہوں تو ان کی مدد اور تعاون کرنا بھی جائز ہے، مگر ان کے مذہبی معاملات، تہواروں میں شرکت نہ کی جائے۔ اسی طرح ان کے ساتھ میل جول اور معاملات بھی، بشرطیکہ وہ زندیق نہ ہوں، جائز ہیں۔ ہاں اگر وہ قادیانی اور زندیق ہوں، یعنی اپنے کفریہ عقائد کو اسلام باور کراتے ہوں تو ان کے ساتھ میل جول اور معاملات شرعاً ناجائز اور حرام ہوں گے۔ لہٰذا غیر زندیق غیر مسلموں اور اہل کتاب کو اپنے مذہبی تہواروں میں بغرض دعوت بلایا جاسکتا ہے، مگر یہ بات پیش نظر رہے کہ وہ مسلمانوں کے دین وایمان اور عادات و اطوار پر اثر انداز نہ ہوں۔ اگر اس کا اندیشہ ہو یا کفر سے عداوت میں کمی آنے کا امکان ہو تو اجتناب ہی کیا جائے۔

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۰ ۱۹تا۲۶ رجمادی الاول ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۳تا۳۰ راپریل ۲۰۱۱ء شمارہ:۱۶

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم، محمد فیصل، عرفان خان

اس شمارے میں!

امریکی پادری کی قرآن دشمنی	۵	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
تیونس: اسلام، مسلمان اور موجودہ انقلاب	۹	محمد جاوید اختر ندوی
تحفظ ناموس رسالت قانون سے متعلق تازہ فیصلہ	۱۲	ڈاکٹر عتیق الرحمٰن فیصل
ٹیری جونز اور اقوام متحدہ کا کردار	۱۶	اشتیاق بیگ
گستاخ ٹیری جونز.... ہم کہاں کھڑے ہیں؟	۱۹	جمال عبداللہ عثمان
عادل حکمراں کے اوصاف	۲۳	ضبط تحریر: قاضی احسان احمد
مریم ابن مریم....	۲۵	مولانا غلام رسول دین پوری

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک، بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۷۸۳۴۸۶-۰۶۱، ۴۵۸۳۴۸۶-۰۶۱
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

جنت کے مناظر

جنت میں دیدارِ الٰہی

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

اہلِ حق کا اس پر اجماع ہے کہ جنت میں اہلِ ایمان کو حق تعالیٰ شانہٗ کا بلاکیف و بلاجہت دیدار ہوگا، اور یہ وہ نعمتِ عظمیٰ ہے جس کے مقابلے میں جنت کی ساری نعمتیں ہیچ ہیں، قرآن کریم کی متعدد آیاتِ شریفہ میں صراحۃً و اشارۃً اس نعمتِ کبریٰ کا ذکر ہے، اور اس بارے میں احادیثِ متواترہ وارد ہیں، حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے رسالے ''فقہ اکبر'' میں ہے:

''ویراہ المؤمنون وھم فی الجنۃ باعین رؤسھم بلا تشبیہ ولا کیفیۃ ولا کمیۃ، ولا یکون بینہ وبین خلقہ مسافۃ۔'' (شرح فقہ اکبر ص:۱۰۰)

ترجمہ:... ''اور اہلِ ایمان جنت میں سر کی آنکھوں سے حق تعالیٰ شانہٗ کی زیارت کریں گے بغیر تشبیہ کے، بغیر کیفیت کے اور بغیر کمیت کے، اور حق تعالیٰ شانہٗ کے درمیان اور اس کی مخلوق کے درمیان مسافت نہیں ہوگی۔''

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ ''حادی الارواح'' میں لکھتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس مضمون کی احادیث متواتر ہیں کہ جنت میں اہلِ ایمان کو دیدارِ الٰہی کی دولت و سعادت نصیب ہوگی، اور یہ احادیث مندرجہ ذیل حضرات سے مروی ہیں: ابوبکر الصدیق، ابوہریرہ، ابوسعید خدری، جریر بن عبداللہ البجلی، صہیب بن سنان رومی، عبداللہ بن مسعود، علی بن ابی طالب، ابوموسیٰ اشعری، عدی بن حاتم، انس بن مالک، بریدہ بن حصیب، ابو رزین العقیلی، جابر بن عبداللہ، ابوامامہ، زید بن ثابت، عمار بن یاسر، عائشہ اُمّ المؤمنین، عبداللہ بن عمر، عمارہ بن رویبہ، سلمان فارسی، حذیفہ بن یمان، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمرو، اُبی بن کعب، کعب بن عجرہ، فضالہ بن عبید، ایک نامعلوم الاسم صحابی، رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعنا معہم اجمعین۔''

(التعلیق الصبیح ج:۶ ص:۳۲۰)

''حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودھویں رات کے چاند کی طرف نظر فرمائی، پھر فرمایا: تم لوگ اپنے رَبّ کے سامنے پیش کئے جاؤ گے، پس تم اس کی زیارت کروگے، جیسا کہ تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو کہ اس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی شک وشبہ نہیں۔ پس اگر تم سے ہوسکے کہ طلوعِ آفتاب سے قبل کی نماز (یعنی نماز فجر) اور غروبِ آفتاب سے قبل کی نماز (یعنی نمازِ عصر) کے ادا کرنے سے مغلوب نہ ہو (یعنی نیند کے مشاغل کے غلبے کی وجہ سے یہ دونوں نمازیں فوت نہ ہونے پائیں) تو ایسا ہی کرو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی: پس تسبیح پڑھا اپنے رَبّ کی حمد کے ساتھ آفتاب طلوع ہونے سے پہلے اور غروب سے پہلے۔'' (ترمذی ج:۲ ص:۷۸)

''حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادِ خداوندی:

''لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ'' (یونس:۲۶)

ترجمہ:... ''جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کے واسطے خوبی (یعنی جنت) ہے، اور مزید براں (خدا کا دیدار) بھی۔''

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

کی تفسیر میں فرمایا کہ: جب اہلِ جنت، جنت میں پہنچ جائیں گے تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ: آپ حضرات کے لئے اللہ تعالیٰ شانہٗ کا ایک وعدہ ہے۔ اہلِ جنت کہیں گے کہ: کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے چہرے سفید اور نورانی نہیں کردیئے؟ ہمیں دوزخ سے نجات نہیں عطا فرمادی؟ کیا ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمادیا؟ (اس کے بعد کونسا انعام باقی رہا؟) فرشتے کہیں گے کہ: جی ہاں! (مگر ایک وعدہ ابھی باقی ہے) چنانچہ حجاب اُٹھادیا جائے گا، پس (وہ حق تعالیٰ شانہٗ کا دیدار کریں گے اور یہ اتنی بڑی نعمت ہوگی کہ) اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے ان کو کوئی چیز ایسی نہیں دی جو ان کو دیدارِ الٰہی سے زیادہ محبوب ہو۔''

(ترمذی ج:۲ ص:۷۸)

اداریہ

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

امریکی پادری کی قرآن دشمنی

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

امریکی ریاست فلوریڈا کے ایک چرچ میں ملعون امریکی پادری ٹیری جونز اور اس کے ساتھی پادری وائن ساپ نے ۳۰؍آدمیوں کی موجودگی میں قرآن کریم کی بے حرمتی کی اور اسے نذرآتش کردیا۔ اس خبیث، بدفطرت اور مخبوط الحواس پادری نے گزشتہ سال گیارہ ستمبر ۲۰۱۰ء کو بھی قرآن کریم نذرآتش کرنے کا اعلان کیا تھا، اس وقت دنیا بھر میں مسلمانوں نے شدید احتجاج کیا، اس کے علاوہ امریکہ، کینیڈا، فرانس اور جرمنی کی حکومتوں نے بھی ٹیری جونز کے اس اعلان کی مذمت کی تھی، جس کے بعد اس پادری نے مجرمانہ چپ سادھ لی تھی۔ اب ۲۱؍مارچ ۲۰۱۱ء کو اس نے اپنے ناپاک منصوبے پر عمل کرتے ہوئے نعوذ باللہ! قرآن کریم کو نذرآتش کردیا۔ اس روح فرسا واقعہ کی تفصیلی خبر ملاحظہ ہو:

''امریکی ریاست فلوریڈا میں ۲؍ملعون پادریوں نے دونوں جہانوں کی عظیم ترین کتاب قرآن پاک کو شہید کردیا۔ انسانی حقوق اور مساوات کے چیمپئن بننے والے اور پاکستانیوں کو اعتدال پسندی کا لیکچر جھاڑنے والے امریکہ کی سرکاری انتظامیہ ملعون پادری ٹیری جونز کو اس انتہائی قبیح فعل سے باز رکھنے میں ناکام رہی۔ امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے گزشتہ برس ملعون ٹیری جونز کی جانب سے قرآن پاک کو شہید کرنے کے ناپاک منصوبے کے اعلان کے بعد مسلمانوں کے شدید ردعمل اور افغانستان میں امریکی فوجیوں کے قتل کا خدشہ ظاہر کیا تھا، ٹیری جونز اب اپنے مذموم عزائم پر عمل کرگزرا ہے۔ قرآن پاک کی شہادت کا انکشاف فرانسیسی خبررساں ادارے نے پیر کے روز اپنی رپورٹ میں کیا جس کے بعد یہ خبر درجنوں آن لائن اخبارات اور بالخصوص عرب ویب سائٹس پر شائع ہوئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق فلوریڈا کے قصبے گینس ویل میں اتوار کو ملعون پادری ٹیری جونز نے قرآن پاک کی شان میں گستاخی کے لئے ایک نام نہاد عدالت لگائی، جس کے بعد اس کے ساتھی ملعون پادری وائن ساپ نے قرآن پاک کے ایک نسخے کو آگ لگادی۔ خبررساں ادارے کے مطابق چرچ میں قرآن پاک کے خلاف ''مقدمہ'' چلایا گیا۔ ملعون ٹیری جونز نے اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب کو (نعوذ باللہ) دہشت گردی اور دیگر جرائم کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ اس کے بعد ''جیوری'' نے آٹھ منٹ تک غوروخوض کیا اور پھر ''سزا'' سنائی۔ اس دوران قرآن پاک کو ایک گھنٹے تک مٹی کے تیل میں ڈبوئے رکھا گیا۔ ملعون پادریوں نے شیطانی عدالتی کارروائی کے بعد قرآن کو نکال کر پیتل کے ایک ٹرے میں چرچ کے عین درمیان رکھا۔ ملعون ٹیری جونز کی نگرانی میں دوسرے ذہنی دیوالیہ پادری وائن ساپ نے قرآن پاک کے نسخے کو آگ لگادی، اس موقع پر چند لوگوں نے جلتے قرآن مجید کے نسخے کے ہمراہ فوٹو بھی بنوائے۔ اطلاعات کے مطابق چرچ میں ۳۰؍کے قریب لوگ موجود تھے جن میں ایک خاتون سمیت اسلام سے مرتد ہونے والے ۳؍بدبخت بھی شامل تھے۔ ملعون ٹیری جونز کا کہنا تھا کہ میں نے ستمبر میں مسلمانوں کو خبردار کیا تھا کہ وہ اپنی کتاب کی حفاظت کرلیں اور اس کا دفاع کریں لیکن مجھے کوئی جواب موصول نہ ہوا تو میں نے سوچا کہ حقیقی سزا دیئے بغیر حقیقی ٹرائل نہیں ہوسکتا، اس لئے میں نے قرآن پاک کو (نعوذ باللہ) سزا دے دی ہے۔

قرآن پاک کو شہید کرنے کے موقع پر گینس ویل شہر میں زندگی معمول کے مطابق چلتی رہی۔ ملعون ٹیری جونز نے لوگوں کو چرچ کی اس کارروائی میں شرکت کے لئے دعوت نامے تقسیم کئے تھے، تاہم مقامی انتظامیہ نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ ملعون ٹیری جونز نے گزشتہ برس ستمبر میں قرآن پاک کو شہید کرنے کے اپنے مذموم عزائم کا اعلان کیا تھا، جس پر مسلمانوں کا شدید ردعمل سامنے آیا اور امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس یہ کہنے پر مجبور ہوگئے کہ اگر اس نے اپنے منصوبے پر عمل کیا تو افغانستان میں امریکی فوجیوں کی زندگیاں خطرے میں پڑ جائیں گی۔ امریکی صدر بارک اوباما نے بھی اس وقت ٹیری جونز کی مذمت کی، جس پر ملعون پادری نے منصوبہ ترک کرنے کا اعلان کیا، تاہم اسے روکنے کے لئے کوئی موثر اقدامات نہیں کئے گئے، جب کہ اس کے بعد امریکی کانگریس کی کمیٹی نے مسلمانوں کے خلاف ایک متعصبانہ سماعت بھی کی، جس میں مسلمانوں میں دہشت گردی کے رجحانات کا جائزہ لیا گیا۔ یہ سماعت اس قدر تعصب پر مبنی تھی کہ امریکی کانگریس کے واحد مسلم رکن آبدیدہ ہوگئے۔ مبصرین کے مطابق اس سماعت کے بعد امریکہ میں اسلام مخالف انتہاء پسندوں کی حوصلہ افزائی ہوئی، کیونکہ پاکستان میں تحفظ ناموس رسالت ﷺ کی دفعات کو اقلیت کے خلاف قرار دینے والے امریکہ نے اپنے ملک کی مسلم اقلیت کے خلاف امتیازی سلوک کی کھلی چھوٹ دے رکھی ہے۔“

(روزنامہ امت کراچی ۲۲؍مارچ ۲۰۱۱ء)

قرآن کریم اللہ کا کلام، لاریب کتاب، تغیر وتبدل سے مبراء، تحریف وتشکیک سے پاک اور آسمانی کتابوں میں سے آخری کتاب ہے جو اللہ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی۔ اس کلام الٰہی کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لے رکھا ہے اور اللہ کا فرمان ہے کہ اس کتاب مقدس کے آگے اور پیچھے کوئی باطل نہیں پھٹک سکتا۔

قرآن کریم جہاں رہتی دنیا تک کے انسانوں کے لئے ہادی، راہنما، امام اور صراط مستقیم کی نشان دہی کرنے والی کتاب ہے، وہاں مسلمانوں کو ان کے دوست اور دشمن کی پہچان کے علاوہ دوستی اور دشمنی کے راہنما اصول بھی عطا کرتی ہے۔ قرآن کریم کا فرمان ہے: (اے ایمان والو) تمہارے دوست اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور اہل ایمان ہی ہیں...... تم یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو ان کو دوست بنائے گا، اس کا شمار انہیں میں سے ہوگا...... یہود ونصاریٰ تم سے کبھی راضی نہ ہوں گے۔

قرآن کریم ہی نے بتلایا کہ یہود اللہ تعالیٰ کی آیات کے منکر، انبیاء کرام علیہم السلام کے قاتل، حق اور انصاف کی تعلیم وتلقین کرنے والوں کے دشمن، اللہ تعالیٰ کے باغی، سود خور، اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنے والے، لوگوں کا ناحق مال بٹورنے والے، اللہ تعالیٰ کے میثاق وعہد کو توڑنے والے، حضرت مریم علیہا السلام پر بہتان لگانے والے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ناحق صلیب پر لٹکانے والے تھے۔

انہی یہود نے اللہ تعالیٰ کی کتاب تورات میں تحریف کی، انہی لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کو بگاڑا، ان کے کارندوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکاروں کو غلط رخ پر لگایا اور ان کی کتاب انجیل کو محرف بنا ڈالا، لیکن عیسائی ہیں کہ آج تک یہودیوں کی وضع کردہ پالیسیوں اور طریقوں پر بے دام غلام کی طرح سرپٹ دوڑ رہے ہیں۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ عیسائی زندگی بھر یہودیوں کو، ان کی دسیسہ کاریوں، فتنہ سامانیوں اور اپنے نبی اور ان کی والدہ محترمہ پر بہتان تراشیوں کی بنا پر منہ تک نہ لگاتے، کیونکہ کوئی باغیرت اور باحیا انسان اس کو برداشت نہیں کرسکتا کہ ان کے نبی کو کوئی سب وشتم کا نشانہ بنائے اور برا بھلا کہے اور وہ پھر بھی اسے دوست بنائے۔ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا، لیکن یوں لگتا ہے کہ ان عیسائی پادریوں سے شرم وحیا، اپنے نبی کی عزت وحرمت، عقیدت وغیرت سب کچھ رخصت ہوچکا ہے اور ان کی عقل وفکر پر قفل اور ان کی فطرت سلیمہ مسخ ہوچکی ہے۔ اسی بناء پر قرآن کریم نے ان دونوں گروہوں کو مغضوب اور ضالین کے نام سے موسوم کیا ہے۔

ملعون ومبغوض امریکی عیسائی پادری اسلام، قرآن، نبی آخر الزمان ﷺ اور مسلمانوں کی دشمنی میں ایسے اندھے اور پاگل ہوچکے ہیں کہ ان کے دل ودماغ اور فکر ونظر سے صحیح اور غلط، حق اور باطل میں امتیاز مفقود اور رخصت ہوچکا ہے، اس لئے کہ جس کلام مقدس ومطہر نے حضرت بی بی مریم علیہا السلام کی پاکدامنی کی

گواہی دی، جس عظیم کتاب نے یہودیت کی طرف سے بی بی مریم علیہا السلام پر لگائے جانے والے الزامات اور بہتانوں کا دفاع کیا، جس کلام الٰہی نے ان کو صدیقہ کے لقب سے نوازا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی مکمل تفصیلات کو ذکر کیا، اور گہوارے میں ہوتے ہوئے ان کا اقرار (کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، مجھے اللہ نے کتاب دی، اللہ تعالیٰ نے مجھے منصب نبوت عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے مجھے بابرکت بنایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کی) تفصیل سے ذکر کر کے دنیائے عیسائیت پر عظیم احسان کیا ہے۔

حقیقت واقعہ یہ ہے کہ اگر قرآن کریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ کی عفت، پاکدامنی اور پاکیزگی کی صفائی اور گواہی نہ دیتا تو عیسائی دنیا قیامت تک یہودیوں کے پروپیگنڈوں کے سامنے شرمندگی سے سر نہ اٹھا سکتی تھی اور نہ ہی ان کے اتہامات اور الزامات کا دفاع کر سکتی تھی، لیکن قرآن کریم نے نہ صرف یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اولوالعزم اور برگزیدہ نبی ہونے کی تصدیق کی، بلکہ یہودیوں کی جانب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام پر لگائے جانے والے تمام اتہامات اور الزامات کا منہ توڑ جواب بھی دیا، لیکن یہ ملعون، ناپاک اور بدبودار عیسائیت کے نام نہاد پیروکار، غلیظ و پلید پادری پھر بھی اپنے خبث باطن کا اظہار کرتے ہوئے آج اسی قرآن کریم کی بے حرمتی کا ارتکاب اور اسے نذر آتش کر رہے ہیں۔ افسوس ہے ان کی عقل و دانش پر اور تف ہے ان کی فہم و فراست پر۔

ملعون پادری ٹیری جونز کا لوگوں کو اس شرمناک فعل اور مذموم حرکت میں شرکت کے لئے دعوت نامے تقسیم کرنا اور امریکی مقامی انتظامیہ کا مجرمانہ خاموشی اختیار کرنا اور ان ناپاک پادریوں کو اس گھناؤنی حرکت سے باز رکھنے کے لئے موثر اقدامات نہ کرنا، اور اس کے بعد امریکی کانگریس کی کمیٹی کا مسلمانوں میں دہشت گردی کے رجحانات کے جائزے کے نام پر متعصبانہ سماعت کرنا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ مسلمانوں کو مذہبی تنگ نظری اور عدم برداشت کا طعنہ دینے والے خود تشدد پسند، برداشت سے عاری، اور متعصب و تنگ نظر ہیں۔ ورنہ بتلایا جائے کہ جو امریکہ اور اس کے حواری پاکستان میں خود ساختہ کسی واقعے پر مذہبی انتہاء پسندی اور دہشت گردی کی مذمت کرتے دیر نہیں لگاتے، انہوں نے ان پلید پادریوں کی اس ناپاک جسارت کو ابھی تک مذہبی انتہاء پسندی اور دہشت گردی کیوں قرار نہیں دیا؟۔

الحمدللہ! مسلمان جس طرح تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان رکھتے ہیں، اس طرح تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی تعظیم و تکریم اور عزت و حرمت کو بھی فرض گردانتے ہیں۔ مسلمان جس طرح قرآن کریم کا ادب و احترام کرتے ہیں، اسی طرح تورات، انجیل اور زبور کا ادب کرنا بھی اپنے اوپر لازم، فرض اور ضروری قرار دیتے ہیں۔ مسلمانوں کے نزدیک جس طرح کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تنقیص سے کفر لازم آتا ہے، اسی طرح کسی نبی پر نازل شدہ کتاب یا صحیفے کے انکار، توہین یا تنقیص سے بھی آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جائے کہ متعصب، متشدد اور مذہبی تنگ نظر مسلمان ہیں یا یہ مغربی اقوام؟

قرآن کریم نذر آتش کرنے کے دل آزار واقعہ پر جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے رئیس، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم، مولانا فضل الرحمن صاحب، حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب، حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب اور مولانا نور الحق صاحب نے شدید الفاظ میں مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ امریکہ اس واقعہ میں ملوث تمام افراد کو عبرت ناک سزا دے۔ اس کے علاوہ پاکستان کی تمام مذہبی، دینی، سیاسی، سماجی جماعتوں، طلبہ تنظیموں، تاجر برادری اور اقلیتی نمائندوں نے قرآن کریم کی بے حرمتی پر شدید احتجاج کیا اور ملک گیر احتجاجی مظاہرے اور ریلیاں نکالی گئیں۔ اس کی تفصیلات درج ذیل خبر میں ملاحظہ ہوں:

"اسلام آباد، لاہور (نمائندہ ایکسپریس اے ایف پی با خبر ایجنسیاں) ملعون امریکی پادری ٹیری جونز کی طرف سے (نعوذ باللہ) قرآن پاک کی بے حرمتی کے واقعے پر آئندہ کا لائحہ عمل طے کرنے کے لئے تحریک حرمت رسول پاکستان کے کنوینر مولانا امیر حمزہ کی زیر صدارت، مقامی ہوٹل میں دینی و سیاسی جماعتوں کے قائدین کا ایک اہم اجلاس ہوا جس میں جمعیت اہلحدیث کے ناظم اعلیٰ علامہ ابتسام الٰہی ظہیر، جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات مولانا محمد امجد خان، امیر جماعت اہلحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی، شیعہ پولیٹیکل پارٹی کے چیئرمین پیر نوبہار شاہ، علامہ علی غضنفر کراروی، جامعہ منظور الاسلامیہ کے مہتمم پیر سیف اللہ خالد، تنظیم اسلامی پاکستان کے مرکزی رہنما مرزا محمد ایوب بیگ،

جمعیت علماء اسلام (س) کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا محمد عاصم مخدوم، رمضان منظور ودیگر نے شرکت کی۔ اجلاس کے دوران ملعون امریکی پادری کے (نعوذ باللہ) قرآن پاک جلانے کے گستاخانہ اقدام کے بعد پیدا ہونے والی صورت حال پر تفصیل سے غور وخوض کیا گیا اور اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ تحریک حرمت رسول پاکستان کے پلیٹ فارم سے جلد ملک بھر کی دینی وسیاسی جماعتوں کا سربراہی اجلاس بلایا جائے گا۔ اجلاس کے دوران اس بات کا بھی فیصلہ کیا گیا کہ ۲۵/مارچ جمعہ کو ملک گیر یوم احتجاج منایا جائے گا جبکہ ملعون پادری کو قتل کرنے والے کو۱۰ ارکروڑ روپے انعام دیا جائے گا، اجلاس کے اختتام پر تحریک حرمت رسول پاکستان کے کنوینر مولانا امیر حمزہ نے اجلاس میں شریک دیگر راہنماؤں کے ہمراہ مشترکہ پریس بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن پاک کی بے حرمتی سے ثابت ہوگیا کہ امریکی حکومت فوج اور پوپ بینی ڈکٹ جیسے ان کے مذہبی پیشوا قرآن پاک کی بے حرمتی اور خاکے شائع کرنے والوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں، مسلم امہ کو ٹیری جونز جیسے گستاخوں کو بھرپور جواب دے کر دنیا پر ثابت کر دینا چاہیے کہ کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان قرآن کی بے حرمتی اور شان رسالت ﷺ میں (نعوذ باللہ) گستاخیوں پر کسی صورت خاموش نہیں رہ سکتا۔ دریں اثنا تحریک حرمت رسول، جماعۃ الدعوۃ، المحمدیہ اسٹوڈنٹس اور دیگر مذہبی وطلباء تنظیموں کی طرف سے مختلف شہروں میں زبردست احتجاج کا سلسلہ جاری رہا، ادھر جماعت اہل سنت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ علامہ سید ریاض حسین شاہ نے مظاہروں اور جلسوں کی کال دے دی ہے، انہوں نے کہا کہ جماعت اہل سنت نے ۵۰۰ سو سے زائد مفتیان اہل سنت کا ہنگامی ”شرعی جرگہ“ طلب کرلیا ہے جس میں شرعی فیصلہ کیا جائے گا، امریکا کی جماعت اہل سنت کو بھی مظاہروں کی ہدایت جاری کردی گئی ہے، علاوہ ازیں پاکستان میں امریکی سفارت خانے نے فلوریڈا میں قرآن کریم کے ایک نسخے کو (نعوذ باللہ) نذر آتش کئے جانے کی مذمت کی ہے، قبل ازیں صدر آصف زرداری نے بھی پارلیمنٹ سے خطاب میں اس واقعے کی مذمت کی جبکہ اس حوالے سے رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے وزیر مملکت برائے امور خارجہ حنا ربانی کھر نے کہا کہ اس طرح کا قابل مذمت واقعہ صرف انتہاء پسندوں کی طرف سے ہی ہوسکتا ہے، جے یو آئی کے امیر مولانا فضل الرحمن اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے راہنماؤں شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان، مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری اور مولانا نور الحق نے امریکی جنونی پادری کی طرف سے قرآن کریم کا نسخہ نذر آتش کرنے کی جسارت پر اپنے ردعمل میں کہا کہ عالمی طاقتیں اپنے جنونیوں کو لگام دیں، مسلمان قرآن دشمنوں کو منہ توڑ جواب دینے کے لئے اتحاد واتفاق اور ملی بیداری کا ثبوت دیں۔“ (روزنامہ ایکسپریس، کراچی ۲۲/مارچ ۲۰۱۱ء)

صدر آصف علی زرداری نے امریکی ریاست فلوریڈا میں قرآن کریم کی بے حرمتی پر شدید مذمت کرتے ہوئے اسے مہذب معاشروں کے درمیان ہم آہنگی کے فروغ کی کوشش کے لئے شدید دھچکا قرار دیا۔ پاکستان میں سینیٹ اور چاروں صوبائی اسمبلیوں میں بھی متفقہ مذمتی قرار دادیں منظور کی گئیں اور کہا گیا کہ اس ناپاک جسارت سے پوری دنیا کے مسلمانوں کے جذبات کو شدید ٹھیس پہنچی ہے اور ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس مسئلے کو عالمی سطح پر اٹھایا جائے اور سرکاری طور پر مذمتی اعلامیہ جاری کیا جائے، اراکین نے کہا کہ قرآن کریم کو جلانا دنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی ہے، جس نے ہمارے ایمان کو للکارا ہے، تمام مذہبی وسیاسی راہنماؤں نے بھی اس حرکت کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم کی بے حرمتی اور اسے نذر آتش کرنا دراصل صلیبی جنگ کا حصہ نظر آتا ہے۔

حکومت کو چاہئے کہ اسلامی ممالک کے پلیٹ فارم او آئی سی کا فوراً اجلاس بلانے کی درخواست کرے اور اس میں لائحہ عمل طے کرکے اقوام متحدہ میں اس مسئلے کو پیش کیا جائے اور تمام اسلامی ممالک کی طرف سے مطالبہ کیا جائے کہ ٹیری جونز اور اس کے تمام ہمنواؤں کے خلاف عالمی عدالت انصاف میں مقدمہ چلایا جائے اور اسے عبرت ناک سزا دے کر کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور اگر امریکہ یا مغربی اقوام ان پادریوں کے ہمنوا بنتے ہیں تو تمام اسلامی ممالک کے سربراہان کو چاہیے کہ ان سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے اور ان کی مصنوعات کے بائیکاٹ کا اعلان کردیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

تیونس: اسلام، مسلمان اور موجودہ انقلاب

محمد جاوید اختر ندوی

تیونس کے موجودہ انقلاب کا سبب بظاہر تیونس کے ایک چھوٹے سے قصبہ ''سیدی بوزید'' میں ۱۷ دسمبر ۲۰۱۰ء کو ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوان محمد البوعزیزی کی خودسوزی بتایا جاتا ہے۔ محمد صرف تین سال کی عمر میں یتیم ہوگیا تھا، اب بڑی محنت ومشقت کے بعد کسی قدر گھر چلانے کے قابل ہوا تھا کہ اس کی برسرعام توہین وبے عزتی کی گئی، ظلم وجبر کی چکی میں پس کر یہ نوجوان اپنی جان دے گیا اور اپنی بیوہ ماں کو بے سہارا اور تن تنہا چھوڑ گیا، لیکن اس یتیم نوجوان کی یہ کوشش پوری قوم کی آزادی کی بنیاد بن گئی اور ایک انقلاب وصبح امید کا تحفہ دے گئی۔

اقوام وملل، حکومتوں کے عروج وزوال اور سیاسی وبین الاقوامی حالات پر گہری نظر رکھنے والے اصحاب فکر ونظر اس کے مختلف اسباب وعلل بیان کر رہے ہیں اور مزید اسباب ایسے ہیں، جن پر سے ابھی پردہ نہیں اٹھا ہے اور تجزیہ نگاران کا بھرپور تجزیہ کریں گے، لیکن تاریخ کے نشیب وفراز کے ان ظاہری اسباب سے ہٹ کر دیکھا جائے تو دین اسلام یہ بتاتا ہے کہ اصل طاقت وحکومت تو بس خدائے لم یزل کی ہے، اس سرزمین پر مختصر سی طاقت وقوت رکھنے والے افراد اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور اس کے عادلانہ وقاہرانہ نظام سے غافل اہل دولت وثروت وحکومت اپنی ظاہری طاقت وقوت اور مال ودولت کے نشہ میں مست ہوکر جب خدا کو بھول جاتے ہیں اور ایسی حرکتیں کرتے ہیں کہ انسان تو کیا فرشتے بھی ششدر رہ جائیں تو پل جھپکتے خالق عالم کی ایک تدبیر ان کی تمام تر تدبیروں پر پانی پھیر دیتی ہے، خدائے لم یزل نے بالکل سچ فرمایا:

''ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔''

(آل عمران:۴۵)

ایک بندۂ مومن کے سامنے ہر آن فطرت کا یہ بے لاگ قانون رہتا ہے کہ:

''وتعز من تشاء وتذل من تشاء ...اور... وتلک الایام نداولھا بین الناس۔''

یعنی ہم اس سلسلۂ ایام کو لوگوں کے مابین بدلتے رہتے ہیں۔

ذیل میں اس اسلامی ملک پر حکومت کرنے والے دو سابق صدور (حبیب بورقیبہ اور بن علی) کے چند ''کارنامے اور اسلامی اصلاحات'' پڑھتے چلیے:

تیونس کے حالیہ انقلاب کے بعد ایک نوجوان نے جو برسوں جیل میں رہ چکا تھا، اپنی بپتی سناتے ہوئے کہا کہ:

''جیل میں ہم پر اکثر تشدد ہوا، لیکن سب سے زیادہ تشدد اس وقت ہوتا جب ہم میں سے کوئی وہاں نماز پڑھتے ہوئے پکڑا جاتا، نوجوان قیدی نے کہا کہ ایک اسلامی ملک میں نماز ادا کرنا جرم تو نہیں ہے، لیکن نماز چونکہ دین داری کی علامت ہے اور اگر کسی نوجوان میں دین داری کی کوئی علامت پائی جاتی تو یہ اس کی ''بنیاد پرستی'' اور ''دہشت گردی'' کی علامت سمجھی جاتی، اس لئے نوجوان کا نماز ادا کرنا جرم قرار دیا گیا، ایک وقت تو ایسا بھی آیا کہ نماز کے وقت مساجد میں جماعت کھڑی ہوجاتی تو اچانک مساجد کے دروازوں کے باہر پولیس کی لاریاں کھڑی کردی جاتیں اور نمازیوں میں سے نوجوانوں کو الگ چھانٹ کر لاریوں میں ٹھونس کرلے جاتیں، کبھی یہ بھی ہوتا کہ فجر کے وقت رہائشی آبادیوں کا جائزہ لیا جاتا تاکہ یہ معلوم ہو کہ کس کے گھر میں بتیاں روشن ہیں، اس وقت اگر کوئی اٹھ کر نماز پڑھنے لگ جاتا ہے تو وہ یقیناً پکا ''بنیاد پرست'' ہے۔''

لیکن اللہ تعالیٰ بھی اپنے مخلص بندوں کو کیسے کیسے راستے دکھاتا ہے اور کس کس طرح رہنمائی کرتا ہے، اس کو بھی پڑھتے چلیے، نوجوان نے اپنی جیل بیتی بیان کرتے ہوئے کہا:

''ہم نے مختلف تدبیروں سے نماز پڑھنا شروع کردی، کبھی اشاروں سے، کبھی کوٹھری میں چھپ کر، لیکن جلاد بھی بضد تھا کہ ''دہشت گردی'' کے خلاف کارروائیاں جاری رکھنا ہے، انہوں نے کوٹھری کی چھت میں سوراخ کرا کے اوپر عارضی تختے رکھ دیے، دن رات کے کسی وقت وہ کوٹھری کے پیچھے سے اوپر چڑھتے اور اچانک تختہ ہٹا کر چھاپہ مارتے کہ کہیں کوئی ''دہشت گردی'' کا ارتکاب تو نہیں کر رہا ہے، ہم نے باری باری کمبل میں

لیٹ کر نماز پڑھنا شروع کردی، جلاد آتا تو حیرانی سے پوچھتا: یہ اتنی گرمی میں کمبل کیوں اوڑھ رکھا ہے؟ ہم بتاتے کہ طبیعت ٹھیک نہیں۔‘‘

تیونس ایک ایسا مسلمان ملک ہے جس کی تاریخ تیرہ سو سال پر محیط ہے۔ اسلام کی روشنی افریقہ کے اس علاقہ میں پہلی صدی ہجری (۶۹۸ء) میں پہنچی اور (۱۸۸۳ء) میں فرانس کے غلبہ تک یہ حسین وجمیل ملک اسلامی قلمرو میں ایک نگینہ کی مانند دمکتا رہا۔ درمیان میں یورپ کی عیسائی یلغار (Crusade) کے زمانے میں اسے نصف صدی (۱۵۲۴ء۔۱۵۷۴ء) کے لئے ہسپانیہ کے تسلط کا تلخ تجربہ بھی ہوا۔ اولین بارہ سو سال میں تیونس نے مسلمان حکمران خاندانوں (عرب، بربر، فاطمی، موحدون اور عثمانیہ سب ہی) کے اقتدار کا مزہ چکھا۔ عوامی سطح پر تصوف کے تمام ہی بڑے سلسلوں کے اثرات اس سرزمین پر رہے، خاص طور پر قادریہ، الرحمانیہ، عیساویہ، تیجانیہ اور عروسیہ وغیرہ۔

اسلام کی آمد کے ساتھ ہی جامع الزیتونیہ دینی، اصلاحی اور علمی سرگرمیوں کا مرکز رہی اور ابن خلدون جیسا نابغۂ روزگار مفکر اور علوم عمرانیات کا بانی بھی اسی سرزمین کا گل سرسبد تھا۔ ابتدا ہی سے اہل تیونس مالکی مذہب کے پیرو تھے، گو عثمانی دور میں ملک کی آبادی کے ایک حصہ نے حنفی مسلک اختیار کرلیا اور اس طرح مالکی اور حنفی فقہ دریا کے دو دھاروں کی طرح اس علاقہ کو سیراب کرتے رہے اور بڑی ہم آہنگی کے ساتھ یہ کام انجام دیتے رہے۔ واضح رہے کہ جامع الزیتونیہ نے ۱۲۰۷ء میں باقاعدہ جامعہ الزیتونیہ (زیتونیہ یونیورسٹی) کا درجہ حاصل کرلیا تھا، جہاں تمام دینی علوم کے ساتھ لغت، سائنس اور طب کے ہر شعبہ کی تعلیم بھی دی جاتی تھی اور زیتونیہ کے مدارس کا سلسلہ ملک کے طول وعرض میں قائم تھا اور مرکزی جامعہ میں ہزاروں طلباء علم کے چشمے سے فیضیاب ہوتے تھے۔

تیونس کی تاریخ کا تاریک ترین دور فرانس کا نوآبادیاتی زمانہ تھا، جو بڑی آزمائش کا دور تھا۔ مارچ ۱۹۶۵ء میں تیونس آزاد ہوا، مگر آزادی کے ساتھ ہی اہل تیونس کی آزمائش کا دوسرا دور شروع ہوگیا، جس میں اقتدار بیرونی حکمرانوں کے ساتھ ہی اہل تیونس کے دو آمروں کے ہاتھوں میں مرکوز ہوگیا، یعنی حبیب بورقیبہ (1956-1987) اور زین العابدین بن علی (1987-2011) فرانس نے اپنے زمانہ تسلط میں تیونس میں شریعت کے قانون کو ذاتی زندگی کے امور تک محدود کردیا۔ اس کے ساتھ تیونس پبلک لا کو بھی فرانس کے نظام قانون کے مطابق ڈھال دیا گیا۔ یوں زبان، تعلیم، تہذیب، تمدن، معیشت و سیاست ہر شعبۂ زندگی کو فرانس کی تہذیب کے رنگ میں رنگنے کے سامراجی ایجنڈے کو بڑی بے دردی اور قوت سے آگے بڑھایا گیا، اس دور میں دین کی ہلکی سی روشنی اگر کہیں سے میسر تھی تو وہ خانقاہیں، مساجد اور مدرسے تھے۔

تیونس میں صدر حبیب بورقیبہ نے پورے طور پر ترکی کے کمال اتاترک کی طرح اسلامی روایات واقدار کو ہٹانا شروع کردیا تھا، اسی کی اقتدا زین العابدین بن علی نے کی، یاد رہے کہ صدر حبیب کے زمانہ میں بن علی وزیر داخلہ تھے اور تمام اسلامی مخالف کارروائیوں اور ’’روشن خیالی‘‘ کے نفاذ میں براہِ راست شریک تھے، ان دونوں نے نماز اور شعائرِ اسلام کو دہشت گردی کی علامت قرار دے دیا تھا اور اسی پر بس نہیں کیا بلکہ جو اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے پکڑے جاتے، انہیں سخت سزائیں دی جاتیں اور جیل کی سلاخوں کے پیچھے بند کردیا جاتا، صدر حبیب بورقیبہ نے اسلامی احکام کے اندر واضح طور پر تبدیلی کردی اور پوری قوم کے سامنے اس کا اعلان کرکے آئین وقانون کے طور پر نافذ بھی کردیا، یہاں اس کے چند نمونے قارئین ملاحظہ کرسکتے ہیں:

☆......صدر حبیب بوقیبہ نے ’’روشن خیالی‘‘ کے عنوان سے حجاب (سر پر اسکارف رکھنے) کو جرم قرار دیتے ہوئے کسی بھی باحجاب خاتون کو تعلیمی اداروں میں داخلے، سرکاری دفاتر میں ملازمت یا ہسپتال سے علاج کروانے پر پابندی عائد کردی، اس کی ظالم پولیس اہلکار سر پر اسکارف رکھنے والی کسی بھی خاتون کا حجاب سرِ راہ نوچ ڈالتے، حبیب بورقیبہ نے ایک بار خود اس روشن خیال کارروائی میں حصہ لیا، اس نے ایک ہال میں اجتماع منعقد کیا، جس میں کچھ خواتین کو سر پر اسکارف رکھ کر شریک کروایا گیا اور پھر صدر بورقیبہ نے دوران تقریب ان میں سے ایک خاتون کو اسٹیج پر بلایا اور اس کا اسکارف سر سے نوچ کر پاؤں تلے روندتے ہوئے کہا: ’’آئندہ اس رجعت پسندی کا ارتکاب مت کرنا۔‘‘

☆...... صدر بورقیبہ اور بن علی یہ تمام کارروائیاں ’’اسلام کے حقیقی ہیرو اور دینی پیشوا‘‘ ہونے کے دعوے کے ساتھ کرتے تھے، موسم گرما میں جب رمضان المبارک آیا تو ایک روز اعلان ہوا کہ صدر مملکت ریڈیو، ٹی وی پر قوم سے براہِ راست خطاب کریں گے، دوپہر کے وقت صدر مملکت سرکاری ٹی وی اسکرین پر نمودار ہوئے اور اعلان کیا: میں صدر مملکت ہونے کی حیثیت سے مسلمانوں اور ان کے تمام امور کا ذمہ دار اور ان کے تمام مفادات کا محافظ ہوں اور گرمی کی شدت کی وجہ سے چونکہ لوگوں کی قوت کار متاثر ہورہی ہے، اس لئے میں بحیثیت ’’ولی امر المسلمین‘‘ اعلان کرتا ہوں کہ لوگ اس سال

رمضان میں روزے نہ رکھیں۔" یہ کہنے کے بعد براہ راست خطاب کے دوران کچھ نوش کرتے ہوئے روزہ خوری کا عملی مظاہرہ کیا۔

☆...... "ولی امر المسلمین" ہونے کے دعویدار صدر مملکت نے اعلان فرمایا کہ: "قرآن میں وراثت کے اصول کے مطابق مرد کا حصہ خواتین سے دوگنا بتایا گیا ہے، جب یہ آیات نازل ہوئی تھیں، اس وقت خواتین معاشی زندگی میں عملاً شریک نہیں تھیں، اس لئے ان کے یہ حصے رکھے گئے تھے، آج ہماری خواتین ترقی کی دوڑ میں مردوں کے شانہ بشانہ حصہ لے رہی ہیں، اس لئے اب وراثت میں مردوں اور خواتین کا حصہ برابر ہوگا۔" اب یہ وہاں کا باقاعدہ قانون اور آئین بن چکا ہے۔

☆......روشن خیال صدر بورقیبہ کے نزدیک عدم مساوات کا ایک پہلو یہ بھی قابل اعتراض تھا کہ مرد کو تو چار بیویاں رکھنے کی اجازت دے دی گئی لیکن عورت کے ساتھ زیادتی ہوگئی کہ اسے چار شوہر رکھنے کی اجازت نہ ملی، اس لئے مردوں پر بھی پابندی عائد کروی، قانون بن گیا کہ مرد بھی صرف ایک ہی شادی کرسکتا ہے، خلاف ورزی کرنے والے کو جیل جانا پڑے گا۔ (ترجمان القرآن)

حبیب بورقیبہ کی اس "روشن خیالی" کے خلاف جس نے بھی آواز احتجاج بلند کیا، اسے نامعلوم افراد میں شامل کردیا گیا، ایک روز اچانک اعلان ہوا کہ وزیر داخلہ زین العابدین بن علی نے صدر بورقیبہ کا تختہ الٹ دیا ہے اور کہا گیا: صدر بوجہ بڑھاپے اور بیماری کے باعث امور مملکت انجام دینے کے قابل نہیں رہے اور مزید چند برس گمنامی میں گزار کر اسے بھی قبر میں اترنا پڑا۔

بن علی نے اپنے آقا کا تختہ الٹا تو یہ ۷ نومبر ۱۹۸۷ء کا دن تھا، مکمل اقتدار سنبھالنے کے بعد اس نے اعلان کیا کہ ملک میں جمہوریت کی داغ بیل ڈالیں گے مگر کہاں؟ وہی ظلم و جبر کا نظام قائم رہا۔ زین العابدین کے ۲۳ سالہ دور اقتدار میں ۵ بار انتخابات ہوئے اور ہر مرتبہ اس ہر دل عزیز صدر کو ۹۰ فیصد سے زائد ووٹ حاصل ہوئے۔ حجاب، داڑھی، نماز اور روزے سمیت دینی شعائر کی اسی طرح تضحیک و توہین ہوتی رہی۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۲۳ سالہ دور اقتدار میں ساڑھے تین لاکھ سے زائد افراد کو ان کے خیالات و نظریات کی سزا کے طور پر جیلوں کی ہوا کھانی پڑی۔

☆☆......☆☆

مساجد و مدارس کا تقدس مجروح کرنا اور بے گناہ لوگوں کو تفتیش کے نام پر اٹھا کر لے جانا قابل مذمت ہے: علماء کرام

گوجرانوالہ.....دہشت گردی بین الاقوامی مسئلہ ہے اور قابل مذمت ہے مگر اس چیز کو بہانہ بنا کر کسی خاص مسلک کو نشانہ بنانا، مساجد و مدارس کا تقدس مجروح کرنا اور بے گناہ لوگوں کو تفتیش کے نام پر اٹھا کر لے جانا اور ان کے لواحقین کو اذیت کا شکار بنانا بھی قابل مذمت ہے اور یہ دوہرا امتیازی اور ناقابل قبول ہے۔ پادری ٹیری جونز کی طرف سے قرآن مجید کو نذر آتش کرنا امریکی دہشت گردی ہے۔ حکومتی رویہ کے خلاف بروز اتوار مدرسہ انوارالعلوم مرکزی جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں ۱۰ بجے علماء کنونشن منعقد کیا گیا۔ جس میں آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا گیا۔ ضلعی سطح پر ان ظالمانہ چھاپوں اور انتظامیہ سے رابطوں کے لئے میاں محمد عارف ایڈووکیٹ، مولانا محمد نواز بلوچ، مولانا عبدالواحد رسولنگری، مولانا غلام کبریا شاہ، مولانا حاجی محمد ریاض خان سواتی، بابر رضوان باجوہ، حافظ محمد یوسف عثمانی پر مشتمل رابطہ کمیٹی قائم کی گئی اور ان پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ ڈویژنل ہیڈ آفس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ میں علماء شہر کے اجتماع میں یہ فیصلے کئے گئے۔ اجلاس کی صدارت امیر ضلع مولانا محمد اشرف مجددی نے کی جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مرکزی سیکریٹری اطلاعات مولانا عزیزالرحمن ثانی، پاکستان شریعت کونسل پنجاب کے امیر مولانا عبدالحق خان بشیر، جمعیت علماء اسلام (س) کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری جنرل میاں محمد عارف ایڈووکیٹ اور جمعیت علماء اسلام (ف) سینیٹر پنجاب کے امیر مولانا علامہ محمد ایوب صفدر نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کیا۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا حافظ محمد یوسف عثمانی، مولانا قاری منیر احمد قادری، مولانا محمد عارف شامی، سید احمد حسین زید، جمعیت علمائے اسلام کے ضلعی نائب امیر مراد اللہ خان، حکیم محمد کوثر، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پنجاب کے نائب صدر مولانا حافظ گلزار احمد آزاد، ممتاز عالم دین مولانا عبدالواحد رسولنگری، مولانا مفتی محمد نعمان، شیخ عبدالستار قادری، مولانا محمد نواز بلوچ، ڈاکٹر محمد عمران، مولانا قاری محمد ادریس اور دیگر نے خطاب کیا۔ اجلاس میں جہلم میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں بھرپور شرکت کا فیصلہ کیا گیا اور اس مقصد کے لئے مولانا محمد اشرف مجددی کی سربراہی میں میاں محمد عارف ایڈووکیٹ، مولانا حافظ گلزار احمد آزاد، مولانا عبدالواحد رسولنگری، مولانا حافظ محمد یوسف عثمانی اور مولانا محمد عارف شامی پر مشتمل رابطہ کمیٹی قائم کی گئی۔ اجلاس میں قراردادوں کے ذریعے گوجرانوالہ میں بم دھماکوں کے بعد پولیس کی طرف سے مخصوص مسلک کو نشانہ بنانے، بے گناہ لوگوں کو پکڑنے، ہراساں کرنے اور مسجد میں کتوں سمیت داخل ہونے کی مذمت کی گئی۔ امریکی عیسائی پادری کی طرف سے قرآن مجید جلانے کے واقعہ کی شدید مذمت کی گئی۔ علامہ محمد ایوب صفدر کی والدہ محترمہ کی رحلت پر تعزیت کا اظہار کیا گیا اور مرحومہ کے لئے خصوصی دعا کی گئی۔

حکومت پاکستان کی طرف سے ’’تحفظ ناموس رسالت‘‘

قانون سے متعلق تازہ فیصلہ کا مکمل ترجمہ

نیشنل اسمبلی، وفاقی وزارت داخلہ، وفاقی وزارت خارجہ، وفاقی وزارت اقلیتی امور اور دیگر ملکی وغیر ملکی اداروں وشخصیات نے وزیراعظم پاکستان کو اپنی اپنی طرف سے خطوط لکھے اور یادداشتیں بھجوائیں۔ وزیراعظم پاکستان نے وفاقی وزرائے قانون وپارلیمانی امور کو وہ تمام مواد بھجوا کران کی رائے مانگی۔ وفاقی وزارت قانون سے ان تمام امور پر تفصیل سے غور کرنے کے بعد ایک تفصیلی سمری تیار کر کے وزیراعظم پاکستان کو بھجوائی۔ وزیراعظم نے سمری پر دستخط کر کے اسے قانونی حیثیت دے دی۔ ذیل میں اس سمری کا مکمل ترجمہ پیش خدمت ہے۔ یہ ترجمہ پروفیسر ڈاکٹر عتیق الرحمن فیصل نے لکھا ہے۔ (ادارہ)

ناموس رسالت قوانین کا مختلف حوالوں سے ایک مکمل جائزہ

(انبیاء علیہم السلام کے متعلق قوانین کا جائزہ)

وزیراعظم پاکستان، وزارت قانون، انصاف وپالیمانی امور کی طرف سے پیش کی گئی تجاویز کو (ناموس رسالت قانون کے حق میں) بخوشی منظور کرتے ہیں اور اس سلسلے میں متعلقہ وزارتوں کو قابل عمل تجاویز کے متعلق ہدایت جاری کی جارہی ہیں۔

دستخط: خوشنود اختر لاشاری

پرنسپل سیکرٹری وزیراعظم پاکستان

۸؍فروری ۲۰۱۱ء

پاکستان میں قوانین رسالت کے متعلق سوالات کا تفصیلی جائزہ:

حال میں طرح طرح کے مختلف خطوط مختلف افراد، تنظیموں اور غیرملکیوں کی طرف سے محترم وزیراعظم پاکستان کو لکھے گئے (حوالہ PM.SECRETARIAT (30 (4.0.NO.5 FS/2010)، (بتاریخ ۳۰؍دسمبر ۲۰۱۰ء آسیہ بی بی کیس) اور مختلف حوالہ جات جو کہ وزارت داخلہ کی طرف سے (بحوالہ لیٹر نمبر 4.0/7/32/2010 Ptns dated (8/12/2010) وزارت عظمیٰ کو بھجوائے گئے۔ یہ سب خطوط سزایافتہ آسیہ نورین کے متعلق لکھے گئے ہیں۔ جیسے کہ ایک معروف ترین عدالت نے سزا سنائی۔ اب ایک اور ریفرنس قانون رسالت میں ترمیم کے حوالے سے اقلیتی امور کی وزارت کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔

۲......وزارت خارجہ کی طرف سے وزارت عظمیٰ کو اسی اشو پر ایک ریفرنس (بتاریخ ۲۳؍نومبر ۲۰۱۰ء، DG(Americas-2010)) بھجوایا گیا۔

۳......شیری رحمٰن (MNA) کی طرف سے پیش کیے گئے ترمیمی بل قانون رسالت (Amendment Law 2010) کو سیکرٹریٹ نیشنل اسمبلی نے وزارت عظمیٰ کو بحث اور تبصرے کے لئے بھجوایا۔ موصوف پینل کوڈ اور کریمنل لاء برائے قانون رسالت ۱۸۶۰ء، (جو کہ پاکستانی قانون کا حصہ ہے) اور اس کے ساتھ ساتھ ۱۸۹۸ء کے کوڈ آف کریمنل لاء میں ترمیم چاہتی تھی۔

زیر دستخطی (محترم وزیراعظم صاحب) کو آگاہ کیا گیا کہ MNA شیری رحمٰن نے اس ارادے سے نوٹس دیا ہے کہ قانون رسالت کے بل میں ترمیم کر کے ترمیمی قانون رسالت متعارف کروایا جائے۔ (Amendment Law 2010) یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ (شیریں رحمٰن کی طرف سے) پیش کیے گئے بل کی موزونیت کے حوالے سے فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے (PLD1991 فیڈرل شریعت کورٹ 10) کی روشنی میں وزارت قانون، انصاف وپارلیمانی امور کی مفصل رائے لی جائے۔

۴......اس معاملے کی حساسیت اور اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے وزارت قانون، انصاف اور پارلیمانی امور نے اس معاملے کا جائزہ قرآن وحدیث (ارشادات نبوی) اور پاکستان میں نافذ العمل قانون رسالت (پینل کوڈ-1860295-C) اور اسی طرح اس قانون کا دوسرے ملکوں میں نافذ العمل ہونے کے حوالے سے تفصیلی جائزہ لیا ہے۔

۵......پرائیویٹ ممبر بل (جو کہ شیری رحمٰن MNA کی طرف سے نیشنل اسمبلی میں پیش کیا گیا ہے) پر حالیہ بحث کے حوالے سے جو کہ قانون رسالت سے متعلق ہے۔ قومی اسمبلی سیکرٹریٹ نے پہلی دفعہ اس سوال کا جواب فیڈرل شریعت کورٹ (PLD 1991.FSC P-10) کے فیصلے کی مسلمہ حیثیت کو برقرار رکھتے ہوئے پہلے ہی اس کو بلندترین حیثیت میں

منظور کیا ہوا ہے اور اس کو اسی اسلامی تصریحات (قرآن وحدیث کے مطابق) لاگو کیا ہوا ہے۔

آج بھی یہ قانون اور فیصلہ اسی طرح رائج ہے۔ آئین پاکستان کے تحت یہ قانون پہلے ہی سے بالوضاحت موجود تھا کہ قانون کے کسی بھی حصے یا شق کے متعلق کوئی فورم تشکیل دیا جائے کہ آیا یہ اسلامی تصریحات سے مطابقت رکھتا ہے یا نہیں۔ یہ اختیارات فیڈرل شریعت کورٹ کو (D-203 اسلامک ریپبلک آف پاکستان کے قانون کے مطابق) دیئے گئے ہیں اور اس آرٹیکل کا متن نیچے دیا گیا ہے اور اس معاملے میں کسی بھی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

شریعت کورٹ کے آئینی حدود واختیارات:

"شریعت کورٹ ازخود نوٹس لے کر یا پاکستان کے کسی شہری یا وفاقی یا صوبائی حکومت کی رٹ پر اس سوال کا جائزہ لے سکتی ہے اور فیصلہ دے سکتی ہے کہ آیا کہ وہ قرآن وسنت اور اسلامی تصریحات کے مطابق ہے یا نہیں۔"

۶...... بلاشبہ پاکستان کی پارلیمنٹ کو قوانین کی تشریح، ترمیم اور تنسیخ کے وسیع تر اختیارات ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ پارلیمانی روایات اور ٹھوس آئینی روایات کے مطابق یہ قانون جو کہ پارلیمنٹ نے رائج کیا ہے اور کئی عشروں سے موجود رہا ہے اور عدلیہ کی انتہائی گہرے جائزے اور جانچ پڑتال میں رہا ہے اور اس سلسلے میں انتہائی آئینی تجزیئے میں رہا ہے۔ پیش کردہ ترمیمی بل جس کو زبانی طور پر متعلقہ ممبر نے واپس لے لیا ہے اور اس بل کی واپسی کے سلسلے میں ممبر نے کہیں بھی انکار نہیں کیا ہے۔ قانون رسالت جو کہ دیئے گئے پیراگرافس میں بحث کیا گیا ہے۔ جسے پہلے ہی وفاقی شرعی عدالت نے (شق 2 آرٹیکل D-203) میں جائزہ لیا ہے اور پہلے ہی اس کا فیصلہ کیا ہے کہ یہ قانون (قانون رسالت) عین اسلامی تصریحات کے مطابق ہے اور اعلان کر دیا ہے کہ اس کی سزا اسلامی تصریحات (احکامات) کے عین مطابق ہے۔ اس لئے متذکرہ بالا قانون رسالت کا نظرثانی شدہ سزا کا ترمیمی بل ۲۰۱۰ء جسے شیریں رحمن نے اسمبلی میں پیش کیا تھا۔ اسے مسترد کیا جاتا ہے۔

۷...... قرآن پاک سے اس سلسلے میں چند آیات کا نیچے حوالہ دیا گیا ہے۔

آیت نمبر ۱:

"اور بعض ان میں بدگوئی کرتے ہیں نبی کی اور کہتے ہیں کہ یہ شخص سننے والا ہے تو کہہ سننے والا ہے تمہارے بھلے کے واسطے یقین رکھتا ہے اللہ پر، اور یقین کرتا ہے مسلمانوں کی بات کا اور رحمت ایمان والوں کے حق میں تم میں سے اور جو لوگ بدگوئی کرتے ہیں اللہ کے رسول کی ان کے لئے عذاب ہے دردناک۔" (توبہ:۶۱)

آیت نمبر ۲:

"وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر لعنت ہے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے درد ناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔" (الاحزاب:۵۷)

آیت نمبر ۳:

"اے ایمان والو! اپنی آوازیں اپنے نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور بات کرتے ہوئے تم نہ چیخو۔ ان کے پاس جیسے بعض تم میں سے آپس میں چیختے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع کر دیئے جائیں اور تمہیں خبر (شعور) بھی نہ ہو۔" (الحجرات:۲)

آیت نمبر ۴:

"تم پیغمبر کی دعا کو اپنے بعض لوگوں کی دعا کی طرح نہ سمجھو۔ اللہ تم میں سے ان لوگوں کو جانتا ہے۔ جو نظریں چرا کر اپنے آپ کو چھپاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو کہ احکامات کو نظرانداز کرنے کی سازش کرتے ہیں جانتا ہے۔ خبردار ہو کہ ان کو غم اور دردناک عذاب پہنچے۔" (النور:۶۳)

آیت نمبر ۵:

"تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی عزت کرو اور اس کی قدر کرو اور اس کی تعریف کرو۔ صبح وشام۔" (الفتح:۹)

آیت نمبر ۶:

"اے ایمان والو! تم پیغمبر کے گھروں میں طعام کے لئے بلا اجازت داخل نہ ہو۔ لیکن اگر تمہیں دعوت دی جائے تو داخل ہونا اور جب کھانا ختم ہو جائے۔ تب چلے جاؤ اور گفتگو کے سلسلہ میں زیادہ دیر وہاں مت ٹھہرو۔ یہ بات نبی کریم ﷺ کے لئے باعث تکلیف ہوتی ہے اور وہ تمہارے وہاں جانے پر عار محسوس کرتے ہیں۔ لیکن اللہ اس حق کے کہنے میں عار محسوس نہیں کرتا اور جب تم کوئی چیز حضور ﷺ کی ازواج مطہرات سے پوچھنا چاہو تو اسے پردے کے پیچھے سے پوچھو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے اطہر ہے۔ نبی کریم ﷺ کو تکلیف (ایذا) پہنچانا نامناسب ہے (اس بات کی اجازت نہیں) انہیں نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے (کسی سے بھی) ان کی زندگی کے بعد بھی نکاح کی اجازت نہیں۔ یہ اللہ کے نزدیک بہت گناہ کی بات ہے۔" (الاحزاب:۵۳)

آیت نمبر ۷:

"وہ لوگ جو اللہ اور اس کے پیغمبر کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ بہت ہی ذلیل لوگوں میں سے ہوں گے۔" (المجادلہ:۲۰)

آیت نمبر ۸:

''بے شک اے نبی تمہارا دشمن دم کٹا ہے۔'' (الکوثر:۳)

آیت نمبر:۹

''وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کو قتل کر دیا جائے گا یا ان کو پھانسی (صلیب چڑھانا) دے دی جائے گی اور ان کے ہاتھ اور پاؤں (متبادل سمتوں سے) کاٹ دیئے جائیں گے۔ یا انہیں وہاں سے (اس جگہ سے) نکال دیا جائے گا۔ پس دنیا میں بھی ان کے لئے ذلت ہے اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔'' (المائدہ:۳۳)

آیت نمبر:۱۰

''اگر وہ عہد کے بعد اپنے عہد سے پھر جائیں اور تمہارے دین پر طعن وتشنیع کریں تو کفار کے سرداروں سے قتال کرو۔ کیونکہ ان کا کوئی ایمان نہیں۔ کیونکہ وہ پھرنے (اپنے عہد سے) والے ہیں۔'' (التوبہ:۱۲)

(اب کچھ حوالہ جات احادیث سے درج ذیل ہیں)

حدیث نمبر:۱

''حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن حضور ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور وہ اپنے سر پر خود پہنے ہوئے تھے جب انہوں نے اسے اتارا۔ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ ابن خطل غلاف کعبہ سے چمٹ رہا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کو قتل کر دو اور مالکؓ نے بیان کیا کہ اس دن حضور ﷺ احرام کی حالت میں نہیں تھے اور اللہ بہتر جانتا ہے۔'' (صحیح بخاری ج۵باب۵۸۲ص۴۰۵،۴۰۶)

حدیث نمبر:۲

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا (جابر بن حیانؓ سے) کہ کعب بن اشرف (یہودی) کو مارنے کے لئے کون تیار ہے؟ محمد بن مسلمہؓ نے عرض کیا۔'' کیا آپ پسند فرمائیں گے کہ میں اسے مار ڈالوں۔'' تو نبی کریم ﷺ نے اجازت دی۔ (ہاں کہی) تو مجھے یہ کہنے کی اجازت دی کہ میں جب چاہوں اسے قتل کر دوں۔ نبی کریم ﷺ نے اجازت عطا فرمائی۔'' (صحیح بخاری ج۳باب۱۷۱ص۱۰۸)

حدیث نمبر:۳

''حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ اللہ کے نبیؐ نے انصار میں سے کچھ لوگوں کو ابو رافع (یہودی) کے قتل کے لئے بھیجا اور عبداللہ بن عاتکؓ کو ان کا امیر بنایا۔ ابو رافع نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا تھا اور آپؐ کے دشمنوں کی مدد کرتا تھا۔ وہ حجاز کی سرزمین میں ایک قلعے میں رہتا تھا۔ جب سورج غروب ہونے کے بعد اس کے قلعے تک پہنچے اور تب لوگ اپنا سامان اپنے گھروں میں (واپس) لا چکے تھے۔ تو عبداللہ بن عاتکؓ اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ اور میں گیٹ کے دربان سے گیٹ میں داخل ہونے کے لئے کوئی حربہ کروں گا تو عبداللہؓ قلعے کی طرف روانہ ہوئے اور جب دروازے پر پہنچے تو انہوں نے اپنے آپ کو قصداً کپڑوں میں ڈھانپ لیا۔ تاکہ دربان انہیں (وہیں کا سمجھتے ہوئے) اندر بلا لے۔ لوگ اندر جا چکے تھے اور دربان نے عبداللہؓ کو (قلعے کے خدام) میں سے سمجھتے ہوئے کہا۔ او اللہ کے بندے۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو اندر داخل ہو جاؤ۔ کیونکہ میں گیٹ بند کرنا چاہتا ہوں۔ عبداللہؓ نے اپنی کہانی میں اضافہ کرتے ہوئے کہا کہ میں قلعے میں داخل ہو گیا اور اپنے آپ کو چھپا لیا۔ جب لوگ اندر داخل ہو گئے تو دربان نے دروازہ بند کر لیا اور چابیاں لکڑی کی ایک کھونٹی سے لٹکا دیں۔ میں اٹھا اور چابیاں لے کر میں نے دروازہ کھول دیا۔ کچھ لوگ رات کے وقت ابو رافع کے ساتھ خوشگوار رات گذارنے کے لئے اس کے کمرے میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ جب اس کے ساتھی رات کی تفریح کے بعد چلے گئے تو میں اس کی طرف چڑھا اور جب میں نے ایک دروازہ کھولا تو اسے اندر سے بند کر دیا۔ میں نے اپنے آپ سے کہا۔ کیا ان لوگوں کو میری موجودگی کا پتہ چلنا چاہئے۔ وہ مجھے اس کو قتل کرنے تک نہیں پکڑ سکیں گے۔ تب میں اس تک پہنچ گیا اور اسے اپنے خاندان کے درمیان تاریک کمرے میں سوئے ہوئے پایا۔ لیکن میں اس کی موجودگی کی صحیح جگہ کو نہ پا سکا۔ اس لئے میں زور سے چلایا۔ ''اے ابو رافع'' ابو رافع نے کہا کون ہے؟ میں اس آواز کی سمت چل پڑا اور تلوار سے اس پر وار کیا۔ لیکن میں اس پریشانی کے سبب اسے قتل نہ کر سکا وہ زبردست چلایا اور میں مکان سے باہر آ گیا اور چند لمحے اس کا انتظار کیا اور تب دوبارہ اس کی طرف گیا۔ اے ابو رافع! یہ کیسی آواز (شور) ہے؟ ابو رافع نے کہا: تمہاری ماں (خوار) ہو۔ ایک آدمی میرے گھر میں داخل ہوا اور تلوار سے مجھ پر وار کیا۔ میں نے اسے اور شدت سے تلوار ماری۔ لیکن اسے قتل نہ کر پایا۔ پھر میں نے تلوار کو اس کے پیٹ میں اتارا یا کہ اس کی کمر تک جا پہنچی۔ پھر مجھے احساس ہوا کہ اب میں نے اسے مار ڈالا ہے۔ میں نے ایک ایک کر کے دروازے کھولے اور پھر میں سیڑھیوں تک پہنچ گیا۔ (آخری سیڑھی تک) اور میں نے سمجھا میں آخری سیڑھی تک پہنچ گیا ہوں۔ میں نے باہر قدم رکھا۔ گر پڑا اور چاندنی رات میں میری ٹانگ ٹوٹ گئی۔ میں نے ٹانگ کو اپنی پگڑی سے باندھ لیا اور آگے روانہ ہوا اور دروازے پر جا بیٹھا اور کہا کہ آج رات میں نہیں باہر جاؤں گا۔ جب تک یہ نہ جان لوں کہ وہ مر چکا ہے۔ اگلے دن صبح (مرغ کے اذان کے وقت) موت کا اعلان کرنے والا دیوار پر کھڑا اعلان کر رہا تھا کہ میں ابو رافع جو کہ حجاز کا سوداگر ہے۔ اس کی موت کا اعلان کرتا ہوں۔ پھر میں اپنے ساتھیوں

کے پاس گیا اور کہا اب ہم اپنے آپ کو بچائیں۔ کیونکہ اللہ نے ابورافع کو ماردیا ہے۔ اس کے بعد میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوا اور پاک پیغمبرؐ کے پاس پہنچ کر پورا قصہ عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ ''اپنی ٹوٹی ہوئی ٹانگ کو باہر نکالو۔'' میں نے اسے باہر نکالا آپؐ نے اسے ملا تو یہ ایسے ٹھیک ہوگئی۔ جیسے اسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔ (یعنی کوئی تکلیف تھی ہی نہیں)'' (صحیح بخاری ج۵ باب نمبر۱۷ ص۳۲۰ حدیث ۲۵۱ تا ۲۵۳)

حدیث نمبر:۴

''حضرت عمیرؓ بن امیہ سے مصدقہ روایت ہے کہ اس کی مشرکہ بہن اسے تنگ کیا کرتی تھی۔ جب وہ حضورﷺ سے ملتا تو وہ (ان کے سامنے حضورﷺ کو گالیاں دیتی تھی۔ آخرکار ایک دن اس (حضرت عمیرؓ) نے اسے قتل کردیا۔ اس کے بیٹے چلائے اور کہا ہم ان قاتلوں کو جانتے ہیں جنہوں نے ہماری ماں کو قتل کیا ہے اور ان لوگوں کے والدین مشرک (کافر) ہیں۔ حضرت عمیرؓ نے سوچا کہ اس عورت کے بیٹے غلط آدمیوں کو قتل نہ کردیں۔ وہ نبی کریمﷺ کے پاس آئے اور تمام صورتحال عرض کی۔ رسول اللہﷺ نے کہا، کیا تم نے اپنی بہن کو کیوں قتل کردیا ہے؟ حضرت عمیرؓ نے عرض کی وہ مجھے آپ کے متعلق تکلیف پہنچاتی تھی۔ نبی کریمﷺ نے اس عورت کے بیٹوں کو بلوایا اور قاتلوں کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے قاتلوں کے بارے میں کچھ اور لوگوں کے نام لئے۔ نبی کریمﷺ نے انہیں اطلاع دی اور اعلان کیا کہ اس (عورت) کا قتل ٹھیک ہوا ہے۔'' (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج۵ ص۲۶۰)

(جیسا کہ یہ PLD 1991-FSC10 میں رپورٹ شدہ ہے)

حدیث نمبر:۵

''حضرت عکرمہؓ سے مستند روایت ہے کہ ایک شخص نے حضورﷺ کو گالی دی تو پاک پیغمبرﷺ نے فرمایا: مجھے اس دشمن کے خلاف کون مدد دے گا؟'' حضرت زبیرؓ نے عرض کیا: میں۔ تب حضرت زبیرؓ اس سے لڑے اور اسے مار ڈالا۔ نبی کریمﷺ نے اسے یہ نیکی عطاء فرمائی۔'' (PLD 1991 FSC10/25 میں رپورٹ کی گئی)

حدیث نمبر:۶

''عبداللہ بن محمدؓ سے سفیان بن عیینہ سے اور عمرؓ سے (ان تمام حوالوں سے) حضرت جابرؓ نے روایت کی ہے کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا کہ کون کعب بن اشرف کو قتل کرے گا۔ کیونکہ پیغمبرﷺ کو بہت ستایا ہے۔ محمد بن مسلمہؓ نے دریافت کیا۔ اے اللہ کے پیغمبر کیا آپ پسند فرمائیں گے کہ میں اسے قتل کروں؟ تو آپؐ نے فرمایا ہاں اور انہوں نے اسے مار ڈالا۔'' (صحیح مسلم کتاب الجہاد، ۲۱۵۸)

حدیث نمبر:۷

''یہ بیان کیا گیا ہے۔ فتح مکہ کے بعد حضورﷺ عام معافی کا اعلان کرچکے تو آپؐ نے ابن خطل اور اس کی کنیزوں کو جو کہ نبی کریمﷺ کے متعلق گستاخانہ شاعری کرتی تھیں۔ ان کے قتل کا حکم فرمایا۔'' (الشفاء از قاضی عیاض ج۲ ص۵۸۴)

(PLD 1991 FSC10 میں رپورٹ کیا گیا ہے)

سیکشن ۲۹۵۔سی:

پاکستان کے پینل کوڈ (تعزیرات پاکستان) اسی قانون سے متعلق ہے جو کہ زیر بحث ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ سیکشن ۲۹۵۔سی ۱۸۶۰ء پر اور کورٹ کے مجوزہ چارج پر بھی طائرانہ نظر ڈال لی جائے۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔

۲۹۵۔سی قانون کی تشریح

گستاخانہ الفاظ کا استعمال (نبی کریم یا انبیاء علیہم السلام کے متعلق)

''جو شخص الفاظ کے ذریعے جو بولے گئے یا تحریر کئے گئے یا ظاہری نقوش کے ذریعے یا کسی بہتان کے ذریعے یا طعن آمیزی کے ذریعے یا خوشامد کے ذریعے بالواسطہ یا بلاواسطہ جو پاک پیغمبرؐ کے مقدس نام کی بے حرمتی کرتا ہے۔ اسے سزائے موت دی جائے گی۔ یا عمرقید دی جائے گی اور جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔'' توہین رسالت پر مندرجہ ذیل چارج کورٹ آف سیشن وغیرہ کی طرف سے (اس نیچے دی گئی شکل کے مطابق چارج لگایا جائے گا)

(جاری ہے)

یَاحَیُّ بسم اللہ الرحمن الرحیم یَا قَیُّوْمُ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

سیرت نبویﷺ پر عمل کی نیت سے ڈاکٹر عبدالحی عارفیؒ کی تالیف ''اسوۂ رسول اکرمﷺ'' کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

خصوصی گزارش: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جانے والے حضرات سے حرم کعبہ اور روضہ رسولﷺ پر حاضری کے وقت خصوصی دعا اور سلام پیش کرنے کی درخواست ہے

نیک بنو، نیکی پھیلاؤ / دعا کا طالب ایک اللہ کا بندہ Email:Muhammadatif78692@ovi.com

ٹیری جونز اور اقوامِ متحدہ کا کردار

اشتیاق بیگ

۲۱ مارچ ۲۰۱۱ء انسانی تاریخ کا سیاہ ترین دن تھا جب ایک امریکی مذہبی جنونی ٹیری جونز نے اسلام، مسلمانوں اور قرآن کریم سے شدید نفرت کے اظہار کے لئے اپنی ذہنی خباثت کو عملی شکل دیتے ہوئے قرآن کریم کو شہید کیا۔ پادری جونز نے قرآن کریم کی بے حرمتی سے قبل اپنے چند انتہا پسند ساتھیوں کے ساتھ مل کر قرآن کریم کے خلاف ایک علامتی عدالت قائم کی اور یہ الزام لگایا کہ نعوذ باللہ قرآن دنیا میں دہشت گردی اور انسان دشمنی کا ذمہ دار ہے اور یہی کتاب نعوذ باللہ نائن الیون کے واقعہ کی ذمہ دار ہے۔ اس نام نہاد عدالت جس میں صرف جونز کے انتہا پسند ساتھی موجود تھے نے قرآن کریم کو (نعوذ باللہ) نذر آتش کرنے کا فیصلہ کیا۔ جب قرآن پاک کو نذر آتش کیا جارہا تھا تو ظالم، سفاک، بے رحم اور انتہا پسند ٹیری جونز اور اس کے ساتھی قہقہے لگا رہے تھے۔ پادری جونز سے جب پوچھا گیا کہ کیا اس کا یہ اقدام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کے خلاف نہیں؟ تو ملعون جونز نے جواب دیا کہ اگر آج یسوع مسیح زندہ ہوتے تو میرے اس اقدام کی تعریف کرتے اور خود بھی قرآن کریم کو جلانے کا فتویٰ جاری کرتے۔ اس نے مزید کہا کہ امریکا کا آئین اور قانون اس اقدام کی اجازت دیتا ہے۔

ٹیری جونز نے اس سے قبل گزشتہ سال نائن الیون کی نویں برسی کے موقع پر قرآن کریم کو نذر آتش کرنے کا اعلان کیا تھا، لیکن دنیا بھر کے مسلمانوں کے شدید ردعمل کی وجہ سے ٹیری جونز نے یہ ارادہ ملتوی کردیا تھا۔ اس سے قبل اس بدبخت پادری اور اس کے ساتھیوں نے اپنے گھروں اور چرچ کے باہر بینرز پر نعرے درج کروائے، جن پر لکھا تھا ''اسلام نعوذ باللہ شیطان کا مذہب ہے'' اس چرچ کے ماننے والوں نے اپنے بچوں کو ایسی شرٹس پہنائیں، جن پر اسلام کے خلاف اس طرح کے نعرے درج تھے۔

پادری جونز اور اس کے ساتھیوں کا متعصبانہ اقدام امریکا اور یورپ میں قرآن پاک کے مطالعے کے بڑھتے ہوئے رجحان اور اسلام کی بے پناہ مقبولیت سے بوکھلاہٹ کا نتیجہ ہے۔ یہ افراد دنیا بھر میں اسلام کے تیزی سے پھیلنے کی وجہ سے سخت پریشانی، گھبراہٹ اور کنفوژن کا شکار ہیں۔ ان عناصر کو سمجھ میں نہیں آتا کہ مسلمانوں کے خلاف دنیا بھر میں بے انتہا پروپیگنڈے، رکاوٹوں اور پابندیوں کے باوجود اسلام اہل مغرب کے دلوں میں راستہ بنا رہا ہے۔ مغرب کا اب کوئی بھی ملک، شہر یا قابل ذکر قصبہ باقی نہیں رہا، جہاں اللہ کی کبریائی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی کی صدائیں نہ گونجتی ہوں۔ امریکا اور یورپ کے متعدد ممالک کی پارلیمنٹس میں مسلمان اراکین موجود ہیں۔ حال ہی میں سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیر کی سالی کے قبول اسلام کے واقعہ نے دنیا بھر کو چونکا دیا ہے۔

انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا کے مطابق قرآن کریم دنیا بھر میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ قرآن کریم کی بے حرمتی کرنے والے ٹیری جونز اور اس کے انتہا پسند ساتھی شاید اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ اگر قرآن کریم کے نسخوں کو جلادیا جائے تو اس کی تعلیمات دنیا سے ختم ہوجائیں گی۔ اسے شاید معلوم نہیں کہ قرآن محض کاغذی صفحات پر ہی نہیں بلکہ ایک ارب ۵۰ کروڑ سے زائد مسلمانوں کے دلوں اور ذہنوں میں محفوظ ہے، جبکہ اس وقت دنیا بھر میں دس کروڑ سے زائد حفاظ قرآن موجود ہیں اور اس طرح قرآن کے فیض کا سمندر جاری ہے جو ہمیشہ جاری رہے گا۔ ٹیری جونز جیسے تنکے اس سمندر کے فیض کو نہیں روک سکتے، اس لئے مسلمان کو ٹیری جونز کی اس حرکت پر مشتعل ہوکر توڑ پھوڑ کرنے سے گریز کرنا چاہئے کیونکہ جن لوگوں نے یہ گستاخانہ حرکت کی ہے، وہ یہی چاہتے ہیں کہ مسلمان مشتعل ہوکر ایسی کارروائیں کریں جن سے انہیں دہشت گرد ثابت کیا جاسکے اور امریکا اور یورپ میں اسلام کی بڑھتی ہوئی پیش رفت کو روکا جاسکے۔ مسلمانوں کو چاہئے کو وہ دنیا بھر میں مطالعہ قرآن کے مراکز قائم کریں اور قرآن کریم کے دنیا کی مختلف زبانوں کے مستند تراجم کے نسخے دنیا بھر کی لائبریریوں اور مطالعہ قرآن کے مراکز کو ہدیہ کریں۔ قرآن کریم اور اس کی تعلیمات کو موثر انداز سے پھیلانا ہی ٹیری جونز کے انتہا پسندانہ

اقدام کا مثبت، تعمیری اور بہتر جواب ہوسکتا ہے۔

صدر اوباما اور افغانستان میں امریکی افواج کے کمانڈر جنرل ڈیوڈ پیٹریاس نے کہا ہے کہ ٹیری جونز کے اس اقدام سے افغانستان اور عراق میں امریکی فوجیوں کی جانیں خطرے میں پڑ جائیں گی، گویا انہیں قرآن کریم اور مسلمانوں کے جذبات کی کوئی پرواہ نہیں، انہیں اگر فکر ہے تو صرف یہ کہ اس سے امریکی فوجیوں کی جانیں خطرے میں پڑ جائیں گی۔

اب وقت آ گیا ہے کہ تمام مسلمان حکمران مل کر اقوام متحدہ میں مقدس کتابوں اور پیغمبروں کی شان میں گستاخی کو عالمی جرم قرار دینے کی قرارداد پیش کریں اور اس قرارداد سے قبل دنیا بھر کے دانشوروں کے ذریعے اس کے لئے رائے عامہ کو منظم کریں۔ یہ امر خوش آئند ہے کہ صدر آصف زرداری اور ترک صدر عبداللہ گل نے اس مسئلے کو اقوام متحدہ میں پیش کرنے کے لئے تبادلۂ خیال کیا ہے۔ پاکستان اور ترکی عالم اسلام کے ایک بڑے حصے کی ترجمانی کرتے ہیں، اس لئے اس مسئلے میں ان کی جانب سے کی جانے والی پیش رفت کے مثبت اثرات مرتب ہوں گے کیونکہ اس وقت او آئی سی اور عرب لیگ بالکل خاموش ہیں۔ اگر اقوام متحدہ انسانی حقوق کی پامالی کو بنیاد بنا کر امریکا اور اس کے اتحادیوں کے ذریعے لیبیا پر بمباری کروا سکتا ہے تو اسے دنیا بھر کے ایک ارب ۵۰ کروڑ سے زائد مسلمانوں کے احساسات و جذبات کا بھی خیال کرنا ہوگا اور اس طرح کے واقعات کی روک تھام کے لئے اقوام متحدہ کو بھی چاہئے کہ وہ اپنا کردار ادا کرے اور اس طرح کے قانون بنائے جس سے ہمیشہ کے لئے اس طرح کی گھناؤنی حرکات کا سدباب ہو سکے اور تہذیبوں کے درمیان تصادم کو روکا جا سکے۔

(روزنامہ جنگ کراچی، ۳۰ مارچ ۲۰۱۱ء)

ایک خوش قسمت شہید محبت

مولانا محمد کلیم صدیقی (انڈیا) ....

دوروز سے بھیڑ کی وجہ سے حرم شریف میں اندر حاضری نہیں ہو پائی تھی، اس لئے عصر کی نماز باہر پڑھ کر یہ حقیر حرم میں داخل ہوا، ترکی عمارت میں ایک عرب حاجی نے اپنے برابر میں جگہ دے دی، میں نے سلام کیا تو جواب دیا، وہ حاجی صاحب کلین شیو تھے اور مونچھ اتنی بڑی کہ خدا کی پناہ، داڑھی کا ایک حصہ مونچھوں میں ملا کر بڑی ڈراؤنی صورت، جیسے کسی مقابلہ کے لئے تیاری کی ہو، اس حقیر کو وہ چہرہ دیکھ کر بڑی تکلیف ہوئی اور شاید اپنی بڑائی اور تقویٰ کے ساتھ اس خوش قسمت حاجی کی حقارت بھی، مگر چونکہ انہوں نے اپنے آپ کو سمیٹ کر اس حقیر کو جگہ دے کر احسان کیا تھا تو حرم کی مبارک فضا میں ''الدین النصیحة'' (دین تو صرف خیر خواہی ہے) کا فرمان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) یاد آیا، میں نے ان حاجی صاحب سے مصافحہ کیا، تعارف پر معلوم ہوا شام کے قریب کے رہنے والے ایک انجینئر ہیں، انگریزی بھی بولتے ہیں، میں نے معلوم کیا، یہ مونچھیں آپ نے کسی مقابلہ کے لئے تیار کی ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں، بس مردوں کی شان سمجھ کر رکھی ہیں، اس حقیر نے ان سے عرض کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو محبت ہوگی؟ یہ سن کر جیسے وہ بلک گئے ہوں، بے تاب ہو کر بولے: اپنے نبی سے محبت کسی مسلمان کو نہ ہو تو وہ کتے کی موت مرے گا، میں نے عرض کیا: حاجی صاحب! پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شوق بھی ہوگا؟ بولے: بھلا کون مسلمان ہوگا، جسے آپ سے ملاقات کا شوق نہ ہو، میں نے عرض کیا حاجی صاحب! اس حال میں اگر ہمارے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم آ جائیں تو آپ اس صورت میں انؐ سے ملاقات کریں گے یا منہ چھپائیں گے؟ وہ بولے شرم تو ضرور آئے گی، میں نے عرض کیا: پیارے بھائی! جس صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے ہوئے شرم آئے، اس میں کیا خوبی ہے؟ وہ بہت شرمندہ ہوئے، رونے لگے اور بولے کہ میں نے قران حج کی نیت کی ہے، کیا احرام میں مونچھیں کٹوا سکتا ہوں؟ میں نے کہا: بالکل نہیں، ارادہ کیجئے اور حج کے بعد مونچھیں کٹوایئے اور داڑھی ابھی سے رکھ لیجئے، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور بہت شکریہ ادا کیا اور وعدہ کیا کہ آپ نے مجھ پر بڑا احسان کیا، اب میں پوری داڑھی رکھنے کا وعدہ کرتا ہوں، بار بار میرے ہاتھوں کو چومتے رہے، ان پر بہت رقت طاری ہوئی اور بولے یہ جگہ تو اللہ کی محبت میں بیٹے کو قربان کر دینے کی یادگار ہے، یہاں جان دے دے تو جان بھی دی ہوئی اسی کی ہے، اس سے بھی کہاں حق ادا ہونے والا ہے، ہم اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنی صورت بھی اس کے نبی کی سی نہیں بنا سکتے، یہاں جان بھی قربان کر دیں تو کم ہے، بہت دیر تک وہ روتے رہے اور عربی میں استغفار کرتے رہے، مغرب کی نماز کھڑی ہوگئی اگلے روز ۸ ذوالحجہ تھی، حج کی گویا پہلی تاریخ، شیخ سبیل حفظہ اللہ نے نماز پڑھائی، سورۂ صف کی آیات پڑھنا شروع کی: ''قال انی ذاهب الیٰ ربی سیهدین '' وہ ہچکیوں سے روتے رہے اور دیکھتے دیکھتے گر پڑے، میں نے نیت توڑی زمزم لا کر ان کے منہ میں ڈالا، پولیس والوں کو اطلاع دی، ان کے منہ پر رومال سے ہوا کی، وہ روتے روتے ''انما اشکو بثی وحزنی '' الیک پڑھ رہے تھے، اچانک وہ ''رضیت باللّٰه رباً وبالاسلام دینا وبمحمد نبیاً و رسولا '' پڑھنے لگے، پولیس والے اسٹریچر لے کر آئے، مگر وہ اپنے رب کی آغوش رحمت میں سو گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس حقیر نے ایسا محسوس کیا، جیسے کسی نے اوپر سے کلام محبوب پڑھا ہو: ''رجال صدقوا ما عاهدوا اللّٰه علیه فمنهم من قضیٰ نحبه ومنهم من ینتظر۔'' مجھے اس شہید محبت نے گویا یہ نصیحت کی کہ ظاہری شکل دیکھ کر بدگمان نہ ہونا، نہ جانے اندر کون سا لال چھپا ہو؟

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

وقت کے تقاضوں کی تکمیل...

ہمدرد ایک صدی سے زیادہ نہ صرف آپ کے دکھ اور تکلیف میں فرحت و تسکین بخش رہا ہے بلکہ آپ کا ہمدم اور خیر خواہ بھی ہے۔ انسانیت کی خدمت اور پرورش کے لئے نہایت وسیع اقسام کی ہربل اور طبی مصنوعات موجود ہیں، جو صحت بخش ہونے کے ساتھ شفا بخش بھی ہیں۔

ہمدرد اس دور کے تقاضوں کی تکمیل، ترقی یافتہ سائنسی طریقوں کی مدد سے کرنے کے لئے سرگرم کار ہے۔

صحت انسانی کی بقاء اور بیماریوں کے اس سفر کے ساتھ ساتھ "ہمدرد" نے انسان دوست ادارے کی حیثیت سے تعلیم اور ثقافت کے فروغ میں بھی کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔

SGS ہمدرد SGS

ہمدرد لیبارٹریز (وقف) پاکستان

ISO 9001: 2008 & ISO 22000: 2005 CERTIFIED

Al-Majeed, Hamdard Centre, Nazimabad No. 3, Karachi-74600, Pakistan. Tel: (+9221) 36616001-4, Fax: (+9221) 36611755, Email: headoffice@hamdard.com.pk,
Website: www.hamdard.com.pk

گستاخ ٹیری جونز... ہم کہاں کھڑے ہیں؟

جمال عبداللہ عثمان

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت تھا۔ بحرین کے علاقے میں ایک جگہ بچے کھیل رہے تھے۔ کھیل کے دوران "گیند نما" گولا ایک پادری کے قریب جا کر لگا۔ پادری اس پر آگ بگولا ہوگیا۔ اس نے بچوں کو آڑے ہاتھوں لیا۔ بچوں نے بہت معذرت چاہی، مگر پادری انتہائی متعصب تھا۔ اس نے مسلمان بچوں کی معذرت قبول نہ کی۔ وہ ان پر برس رہا تھا، وہ اس کی آڑ میں اپنے دل کے بھڑاس نکال رہا تھا۔ بچوں میں سے ایک بچہ پادری کے سامنے آیا۔ اس نے انتہائی معصومانہ انداز میں کہا: "میں آپ کو اپنے رسول اور قرآن کا واسطہ دے کر کہتا ہوں، ہمیں معاف کردیں اور ہماری یہ گیند ہمیں واپس کردیں۔" متعصب پادری نے بچے کی بات سنی تو آپے سے باہر ہوگیا۔ اسے مسلمانوں کے رسول اور قرآن سے ویسے ہی بغض اور نفرت تھی۔ چنانچہ اُس کی زبان پر جو آیا، بک دیا۔ یہ بچے مسلمان گھرانوں میں پیدا ہوئے تھے۔ دینی حمیت سے سرشار تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن اور اسلام کے بارے میں گستاخانہ الفاظ سنے تو حمیت جاگ اٹھی۔ ایک نے اپنی لاٹھی اٹھائی اور بے کٹے پادری کے سر پر دے ماری۔ دوسرے بچوں نے بھی اپنی اپنی لاٹھیاں پادری کے جسم پر برسانا شروع کردیں۔ کچھ ہی دیر میں پادری ٹھنڈا ہوگیا۔ اس واقعے کا مقدمہ حضرت عمر فاروقؓ کی عدالت میں پیش ہوا۔ بچوں نے پادری کی گستاخی عدالت کے سامنے دہرادی۔ انہوں نے بتایا کہ کس طرح پادری نے ہمارے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے بارے میں گستاخانہ الفاظ کہے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے دوسرے فریق کی بھی پوری بات سنی۔ جب دونوں اپنی گفتگو ختم کرچکے تو حضرت عمرؓ کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔ آپؓ نے فرمایا: "مجھے کسی انسان کے قتل کی خوشی نہیں، مگر ایک گستاخ کے قتل سے مجھے آج اتنی خوشی ہورہی ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔" آپ نے مزید فرمایا: "آج اسلام کو عزت نصیب ہوئی ہے۔ جس کی وجہ یہ بچے ہیں۔ یہ چھوٹے بچے واقعی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ مجھے ان پر فخر ہے۔ میں ان کی اسلامی حمیت کو سلام کرتا ہوں۔" پھر آپ نے فیصلہ سنایا: "پادری کے علم میں یہ بات تھی کہ مسلمانوں کے مذہب میں ایسی ہرزہ سرائی کی سزا کیا ہوسکتی ہے مگر اس کے باوجود اس نے احتیاط نہیں کی۔ اس نے مسلمانوں کے نبیؐ اور شعائر کے خلاف زبان درازی کی۔ بچوں نے اپنے نبی، قرآن اور اسلام کی محبت میں اس پادری کو قتل کیا ہے، چنانچہ ایسے شخص کا قتل جائز ہے اور ان بچوں پر کوئی مواخذہ نہیں۔"

یہ مستند واقعہ عبدالمالک مجاہد کی کتاب "الحروف الذہبیہ" میں بہت پہلے پڑھا تھا۔ جب "لبرل انتہا پسندوں" کے سامنے ایسے واقعات پڑھ کر سنائے جاتے ہیں، تو وہ کہتے ہیں تم انتہاپسندی پھیلاتے ہو۔ تم اسلام کو بدنام کررہے ہو۔ تم اسلام کا "سافٹ امیج" لوگوں کے سامنے نہیں لاتے۔ ہمارے نبی اور پہلے کے مسلمان ایسے نہیں تھے، جس طرح بتا رہے ہو۔ مگر ان فاشسٹوں میں کوئی ان لوگوں پر لعن طعن نہیں کرتا جو دنیا کو دہکتی آگ کا انگارہ بنا رہے ہیں۔ آج دو ہفتے سے زائد ہونے کو ہیں۔ پوری امت کو اس بات کا انتظار تھا کہ ملعون ٹیری جونز کو اس کے کئے کی سزا مل جائے گی۔ اسے کٹہرے میں لا کھڑا کیا جائے گا، لیکن امریکا سمیت دنیا کے کسی "انصاف پسند" ملک کو اس کی توفیق نہیں ہوئی۔ وہ یورپی یونین جو ایک کتے اور بلی کے مرنے پر آپے سے باہر ہوجاتا ہے۔ جسے لیبیا میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر نیند نہیں آتی۔ ان کی توپوں کے دہانے بھی خاموش ہیں۔ مگر غیروں سے کیا گلا کریں۔ ہم خود بھی خوابِ غفلت میں ہیں۔ آپ ذرا دیکھئے تو سہی دنیا کی دوسری بڑی تنظیم "او آئی سی" نے ملعون پادری کی گستاخی کے بعد چند سطری بیان دے کر اپنے آپ کو بری الذمہ کردیا۔ عرب لیگ بیچاری ایسی چیزوں میں الجھنا پسند نہیں کرتی۔ "اسلام کا قلعہ" بھی "کرکٹ" کے حصار میں رہا۔ افسوس! جتنے لوگ کوارٹر فائنل میں پاکستانی ٹیم کی فتح کے جشن کے لئے سڑکوں پر نکلے تھے، اس کا عشرِ عشیر بھی ٹیری جونز کے خلاف احتجاج میں شریک ہوتے تو کچھ تو پیغام چلا جاتا۔ ہم "آزاد" پاکستانیوں سے تو وہ "غلام" افغان بہت اچھے ہیں، جنہوں نے ظلم و ستم کی زنجیروں کو توڑ کر اپنے عقیدے کے لئے جانیں قربان کردیں اور آج بھی وہ سڑکوں پر ہیں۔

بہت سے لوگ یہ سوچتے ہیں کہ اس سلسلے میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ یقیناً ہم وہ کچھ نہیں کرسکتے جو ان بچوں نے کیا تھا۔ دنیا کے "مروجہ قوانین" ہمیں اس کی اجازت نہیں دیتے۔ "جمہوری سوچ" بھی اس چیز کی نفی کرتی ہے۔ مگر کیا ہم اسی طرح یہ سب کچھ دیکھتے رہیں

گے؟ میرا خیال ہے اس سلسلے میں جس کے پاس جو ذرائع ہیں، وہ اسے آخری وار کے طور پر استعمال میں لائے۔ اس سلسلے میں اپنے اوپر عائد فرض کو کسی قدر ادا کیا جائے۔ اگرچہ ٹیری جونز اس قابل نہیں کہ اس کے سامنے دلائل کے ذریعے بات کی جائے۔ اسے براہین کے ذریعے سمجھایا جائے۔ مگر پھر بھی اس گستاخی کو وسیع پس منظر میں دیکھتے ہیں اور اس گستاخ کی طرف سے لگائے جانے والا قرآن مجید پر "الزامات" کا احاطہ کرتے ہیں۔ ساتھ ہی یہ جائزہ بھی لیتے ہیں کہ جو ٹیری جونز قرآن اور اسلامی تاریخ کو خونریز قرار دیتا ہے، خود اس کی اپنی تاریخ کس قدر خوفناک اور لرزہ خیز ہے۔ اس کے آباؤ اجداد نے کتنے انسانوں کے خون سے اپنی پیاس بجھائی؟ کتنے کروڑ لوگوں کو معذور اور زخمی کیا؟ اور آج بھی دنیا کے "امن" میں اس کا کیا کردار ہے؟ اس کے بعد ایک لائحہ عمل طے کرتے ہیں۔ میں یقین سے کہتا ہوں اگر اس لائحہ عمل پر ہم عمل درآمد یقینی بنائیں تو ٹیری جونز جیسے گستاخوں کو دن میں تارے نظر آجائیں۔ وہ مسلمانوں سے جس قدر بغض اور حسد کر رہے ہیں، اس آگ میں وہ جل بھن جائیں۔

سب سے پہلے بات یہ ہے کہ ٹیری جونز کی گستاخی کوئی نیا واقعہ نہیں۔ دشمن جب اور جہاں دلیل سے عاری ہوا، اس نے یہی طریق کار اپنایا ہے۔ آج سے چودہ سو سال قبل جائیے۔ فاران کی چوٹی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان حق سنایا تو اس وقت بھی ابوجہل اور اس کے ہمنوا دوسرے سرداروں کو دلائل کی بنیاد پر قائل کرنے کی کوشش کی۔ ایک طرف شیطانی حیلے جبکہ دوسری طرف اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی روشن ہدایات..... نتیجتاً کفار مات کھا گئے۔ دلائل و براہین کے سامنے بے بسی کے بعد انہوں نے لالچ اور حرص وہوس کی طرف ترغیب دینا شروع کردی۔ مشہور واقعہ ہے، جب کفار مکہ نے سردار عتبہ کو نمائندہ بنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ عتبہ نے کہا تھا: "اگر آپ نے نبوت کا دعویٰ مال و دولت کے لئے کیا ہے تو ہم آپ کے قدموں میں دولت کے ڈھیر لگا دیتے ہیں۔ اگر سلطنت کے حصول کے لئے کیا ہے تو عرب کا بادشاہ بنا لیتے ہیں۔ اگر حسن و جمال کے لئے کیا ہے تو عرب کی خوبصورت ترین لڑکی سے نکاح کردیتے ہیں۔ یہ چال بھی کامیاب نہ ہوئی تو ابو طالب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا گیا۔ ابو طالب کی نصیحت سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرما کر سب پر واضح کردیا: "اے چچا! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ سورج اور بائیں ہاتھ چاند لا کر رکھ دیں تب بھی اس کام کو نہیں چھوڑوں گا۔" جب یہاں بھی دال نہ گلی تو مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑنا شروع ہوگئے۔

پھر ہم تاریخ کے جھروکوں میں دیکھتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طائف میں انتہائی بے دردی کا سلوک ہوا۔ آپ کو پتھر مار مار کر لہولہان کردیا گیا۔ جوتے مبارک خون سے تر ہوگئے۔ آپ زخموں سے چور اور تھکن سے نڈھال واپس مکہ مکرمہ تشریف لاتے ہیں۔ مصائب اور آزمائشیں مزید گہری ہوتی چلی جاتی ہیں۔ صحابہ کرامؓ حق کی پاداش میں ظلم وستم کا نشانہ بنتے ہیں۔ حضرت بلالؓ کو سارا سارا دن تپتی ریت پر لٹایا جاتا ہے۔ ابوجہل کے سیاہ کارنامے کس سے چھپے ہیں؟ جب حضرت سمیہؓ کو شدید اذیتیں دے کر شہید کیا گیا۔ مسلمانوں پر ظلم وستم کی رات طویل تر ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ انہیں گھروں سے نکلنے پر مجبور کردیا گیا۔ صحابہ کرامؓ حبشہ کی طرف ہجرت کر جاتے ہیں، پھر ایک وقت ایسا آتا ہے جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا محبوب شہر مکہ چھوڑ کر ہجرت کرنا پڑتی ہے۔ مدینہ منورہ جا کر مسلمانوں کی حالت قدرے بہتر ہوتی ہے۔ قافلہ مزید پھلتا پھولتا ہے۔ یہ دیکھ اور سن کر اس وقت کے سامراج کے دل میں بغض مزید بھڑکنے لگتا ہے۔ اب وہ لاؤ لشکر لے کر مسلمانوں کے مقابلے پر آتے ہیں۔ مسلمانوں کی انتہائی مختصر جماعت غالب آجاتی ہے اور یہاں بھی سازشی ٹولہ زبردست شکست کھا جاتا ہے۔ جب ان اقدامات سے بھی کام نہ چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کردار کشی شروع کردی جاتی ہے۔ منافقین کا گروہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکبازی پر کیچڑ اچھالنا شروع کردیتا ہے۔ اشعار کے ذریعے آپ کی شان میں گستاخی کی جاتی ہے۔ دوسری طرف ان اشعار کا جواب حضرت حسان بن ثابتؓ دیتے ہیں۔ کہیں سے کوئی من گھڑت اور جھوٹی بات آتی ہے، اس کا رد دلیل کی بنیاد پر کردیا جاتا ہے۔

بالکل یہی صورت حال آج بھی ہے۔ مغرب کو معلوم ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ دلیل کی بنیاد پر بات کرنا، اپنے آپ کو رسوا کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ ان کے پاس درندگی کا راستہ بچا تھا، لہٰذا انہوں نے اسے اپنالیا۔ لیکن مغرب کی بدقسمتی اور مسلمانوں کی خوش قسمتی کہ اس بربریت کے خلاف بھی کچھ ایسے افراد اٹھ کھڑے ہوئے، جنہوں نے گھٹ گھٹ کر جینے سے کٹ کٹ کر مرنے پر ترجیح دی۔ انہوں نے غاصب قوتوں کو ناکوں چنے چبوا دیے۔ مغرب نے بے سروسامان مسلم امہ کے ان افراد کے ہاتھوں اپنی شکست دیکھی تو بوکھلا گیا۔ دلیل کی بنیاد پر وہ پہلے ہی چاروں شانے چت ہو چکا تھا۔ ٹیکنالوجی اس کے کسی کام نہ آئی۔ میڈیا کے ذریعے خوف و ہراس پیدا کر کے وہ کامیاب نہ ہوسکا۔ زرخرید غلام بھی اس کے کسی کام نہ آسکے۔ "امریکا زمین پر سوئی تک تلاش کرلیتا ہے" کا پروپیگنڈا کام نہ دے سکا تو پھر اس کے پاس ایک آخری راستہ بچا تھا، بوکھلاہٹ کا راستہ، گالی گلوچ کا راستہ، دلیل سے عاری گستاخی کا راستہ، جب کوئی شخص اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے، مگر سب کچھ ہونے کے باوجود اپنے آپ کو بے بس پاتا ہے تو اس کے پاس آخری راستہ یہی بچتا ہے۔ لہٰذا مغرب نے اس پر عمل درآمد شروع کردیا۔ اس کام کے لئے مغربی سازشی ٹولے نے بظاہر غیر معروف اور انتہائی گھٹیا ماضی رکھنے والے افراد کو چنا۔ لیکن ایسا لگتا ہے اگر مسلمانوں نے کوئی لائحہ عمل

اختیار نہیں کیا تو بدزبانی اور غلیظ کاوی کی یہ مہم آہستہ آہستہ آگے چل کر مزید پھیل جائے گی۔

مغرب کی بوکھلاہٹ اب اس لئے بھی مزید بڑھ سکتی ہے کہ مسلمانوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ چند سال قبل ویٹی کن سٹی نے اس بات پر شدید تشویش کا اظہار کیا تھا کہ مسلمان دنیا کی اکثریت ہیں۔ ویٹی کن سٹی سے جاری ہونے والی خبر میں بتایا گیا تھا کہ کیتھولک مذہب دنیا کی 17.4 فیصد آبادی کا مذہب ہے، جبکہ اسلام کے نام لیواؤں کی تعداد دنیا کی آبادی کا 19.4 فیصد ہے۔ ویٹی کن سٹی کی طرف سے جاری کردہ اس رپورٹ سے ایک دلچسپ حقیقت سامنے آئی تھی جو بہت سے تجزیہ نگاروں اور کالم نگاروں کی نظروں سے اوجھل رہی۔ عیسائیوں کے روحانی پیشوا پوپ بینی ڈکٹ عیسائیوں کے "کیتھولک فرقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ عیسائیوں میں چار بڑے فرقے ہیں: کیتھولک، پروٹسٹنٹ، آرتھوڈکس اور انجلیکل۔ ویٹی کن سٹی سے جاری ہونے والی اس خبر میں جن عیسائیوں کو 17.4 فیصد بتایا گیا تھا وہ صرف کیتھولک فرقے سے تعلق رکھتے تھے۔ جبکہ باقی تین فرقوں کی مجموعی تعداد بھی 10.56 فیصد بنتی تھی۔ اس طرح عیسائیوں کی کل تعداد ملا کر 27.96 فیصد تھی۔ لیکن عیسائیوں کے ان فرقوں میں اختلافات اتنے شدید ترین ہیں کہ پوپ بینی ڈکٹ نے اپنی تعداد گھٹا کر بتانا تو برداشت کرلیا لیکن دوسرے فرقوں کو "عیسائی" کہلانے سے انکاری ہوگیا۔

ٹیری جونز ملعون کی گستاخی کی اصل وجہ بھی یہی ہے کہ وہ مسلمانوں کی تعداد سے بوکھلا گیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ہمیں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے شدید خطرہ ہے۔ اگر یہ تعداد اسی طرح بڑھتی رہی تو چند عشرے بعد ہمیں ڈھونڈے سے بھی کوئی کلیسا نظر نہیں آئے گا۔ کوئی یہودی ہمیں سلامت نہیں ملے گا۔ یقیناً ٹیری جونز کے زیر نظر وہ رپورٹ ہوگی جس میں سی آئی اے نے بتایا ہے کہ مسلمانوں کی تعداد بڑی تیزی سے بڑھتی جارہی ہے۔ اس کے مطابق دنیا کی کل آبادی 6 ارب 60 کروڑ 22 لاکھ 24 ہزار 175 افراد پر مشتمل ہے۔ اس میں کیتھولک فرقے سے تعلق رکھنے والے عیسائیوں کی تعداد ایک ارب 12 کروڑ 17 لاکھ 17 ہزار 8 سو 87 ہے جو کل آبادی کا 16.99 فیصد ہے، جبکہ مسلمانوں کی آبادی 21.01 فیصد ہے۔ اس طرح پوری دنیا میں مسلمانوں کی مجموعی تعداد ایک ارب 38 کروڑ 71 لاکھ 27 ہزار 300 بنتی ہے، جبکہ مسلمانوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔ تیسرے نمبر پر ہندو مذہب ہے جس کے پجاریوں کی تعداد 87 کروڑ 54 لاکھ 54 ہزار 926 ہے۔ یعنی ہندو دنیا کی کل آبادی کا تقریباً 13.26 فیصد ہیں۔ چوتھے نمبر پر بدھ مت مذہب ہے جو دنیا کی کل آبادی کا 5.84 فیصد ہے۔ بدھ مت کے پیروکاروں کی تعداد 38 کروڑ 55 لاکھ 69 ہزار 8 سو 91 بنتی ہے۔ سکھ دنیا کی مجموعی آبادی کا تقریباً 0.35 فیصد ہے، یعنی گرونانک کی "تعلیمات" ماننے والوں کی تعداد 2 کروڑ 31 لاکھ 7 ہزار 7 سو 84 ہے۔ اس وقت یہودی دنیا کی کل آبادی کا تقریباً 0.23 فیصد ہیں۔ یہ تعداد ایک کروڑ 51 لاکھ 85 ہزار 1 سو 15 بنتی ہے۔ آپ یوں کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت دنیا کی تباہی و بربادی کا اصل ذمہ دار یہ ڈیڑھ کروڑ کا اقلیتی ٹولہ ہے۔ یہ سازشی ٹولہ دنیا کو اپنی عیاری سے اس قدر ہائی جیک کرچکا ہے کہ دنیا واضح طور پر جنگ کے دہانے کھڑی نظر آرہی ہے۔ ہالینڈ کے گستاخ قرآن کا تعلق بھی درپردہ یہودیوں سے تھا اور وہ سال میں کئی مرتبہ اسرائیل کا قومی مہمان کی حیثیت سے دورہ کرتا رہا تھا۔ گستاخ قرآن گریٹ ویلڈر پچھلے پچیس برسوں میں 40 سے زائد مرتبہ اسرائیل کا دورہ کرچکا تھا۔ اسی طرح آج کے ٹیری جونز کے تعلقات بھی صیہونیوں سے ہیں۔ وہ یہود کی شہ پر ہی مسلمانوں کے خلاف بکواسات کرتا رہا ہے۔ آج قرآن کریم کو جلانے کی مذموم حرکت بھی اس نے یہود کو خوش کرنے کے لئے کی ہے۔

مسلمانوں کی روز بروز بڑھتی ہوئی تعداد اور مغرب کی بوکھلاہٹ پر بات کرنے کے بعد اب ہم آتے ہیں "ٹیری جونز" کی گستاخی کی طرف۔ اس گستاخ نے قرآن مجید پر چلائے جانے والے خود ساختہ مقدمے میں جن الزامات کا تذکرہ کیا ہے، ان میں سب سے اہم یہ ہے کہ "قرآن دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے" کیا واقعی قرآن اور اہل قرآن نے دنیا کو دہشت گردی کی تعلیم دی ہے؟ زمینی حقائق اس کی بالکل نفی کرتے ہیں۔ اگرچہ مغرب کی درندگی کا اندازہ ایک کالم میں ممکن نہیں تاہم کچھ جھلکیوں سے صورت حال خاصی واضح ہوسکتی ہے۔ ہم مغرب کی تاریخ چنگیز خان کی دہشت گردی سے شروع کرتے ہیں۔ ظلم و جارحیت کے اس بے تاج بادشاہ چنگیز خان کا تذکرہ اس لئے کررہا ہوں کہ کچھ سال سے چنگیزی سالانہ تقریبات منائی جارہی تھیں۔ امریکی صدر بش نے چنگیز خان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ ایک عظیم رہنما تھا۔ ساتھ ہی امریکی صدر بش نے واشنگٹن میں چنگیزی مجسمے کی اجازت بھی مرحمت فرمائی تھی۔ یہ تاریخی حقیقت ہے کہ چنگیز نے صرف ایک ہفتے میں ہرات کے ۱۹ لاکھ مسلمانوں کو شہید کیا۔ چنگیزی فوج نے عراق میں اتنا خون بہایا کہ دریا سرخ ہوگئے۔ کروڑوں کتابیں جلائیں، کھوپڑیوں کے مینار کھڑے کئے، ایک عرب مورخ جب لکھنے سے عاجز آگیا تو اس نے لکھا: "مجھے ڈر ہے آئندہ نسل چنگیزی دہشت گردی کو پڑھتے ہوئے کہیں اسے مبالغہ نہ سمجھ بیٹھے۔"

اب ذرا جنگ عظیم اول کی ہوشربا رپورٹ ملاحظہ کیجئے اور سر دھنئے کہ اسلام کو "دہشت گردی" کا مذہب کہنے اور قرآن مجید کو نعوذ باللہ دہشت گردی کی تعلیم پر مبنی باور کرانے والا "ٹیری جونز" خود اپنی کیا تاریخ رکھتا ہے؟ اس کی گوری چمڑی کے پیچھے کس قدر سیاہ تاریخ چھپی ہوئی

ہے؟ یہ سب جانتے ہیں کہ جنگ عظیم اول دوم دنیا کی وہ خوفناک جنگیں ہیں جس میں جرمنی، اٹلی، برطانیہ، جاپان اور پورا یورپ ملوث رہا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس جنگ میں کوئی بھی مسلمان ملک براہ راست شریک نہیں تھا۔ اس جنگ میں دونوں فریقوں کی طرف سے ہلاک ہونے والے فوجیوں کی تعداد 99لاکھ 60ہزار ہے۔ طرفین سے زخمی ہونے والے فوجیوں کی تعداد 2 کروڑ 12لاکھ 19ہزار سے زیادہ ہے۔ گمشدہ فوجیوں کی تعداد 77لاکھ 50ہزار سے زائد ہے۔ یہ گمشدہ افراد وہ ہیں جن کا اب تک پتا نہیں چل سکا۔ گویا یہ تعداد بھی مرنے والوں میں شامل کرنا ہوگی۔ اس طرح پہلی جنگ عظیم میں ہلاکتوں کے یہ اعداد و شمار ملا کر مجموعی تعداد ایک کروڑ 76لاکھ 56ہزار بنتی ہے۔ کیا ٹیری جونز اور اس کے سرپرست، مسلمانوں کی تاریخ میں کوئی ایک بھی ایسا واقعہ ثابت کرسکتا ہے؟ یقیناً نہیں۔

اسی طرح دوسری جنگ عظیم کی رپورٹ اس سے بھی زیادہ ہیبت ناک اور خوفناک ہے۔ جب جرمنی نے روس پر حملہ کیا تو مئی 1942ء میں برطانوی شاہی فضائیہ نے جرمنی کے شہروں پر انسانیت سوز بمباری کردی۔ تین برسوں میں برطانوی فضائیہ نے صنعتی تنصیبات اور شہروں پر بمباری کرکے جرمنی کے بیشتر شہر کھنڈرات میں تبدیل کردیے۔ فروری 1945ء کو اتحادی فوجوں نے جرمنی کے صرف ایک شہر ''ڈریسڈن'' پر بمباری کرکے 35ہزار سے زائد شہری ہلاک کئے۔ اگست میں امریکا نے دنیا کی تاریخ کا وہ سیاہ کارنامہ سرانجام دیا جو تا قیامت امریکا کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ شمار ہوگا۔ یہ وہی امریکا ہے جس کے گن ''ٹیری جونز'' گاتا ہے۔ جسے ٹیری جونز دنیا کے امن کا علمبردار سمجھتا ہے۔ اسی امریکا نے انسانیت اور تہذیب پر لات مارتے ہوئے جاپانی شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر تاریخ میں پہلی بار ایٹم بم گرائے۔ ہیروشیما اور ناگاساکی پر کئے گئے ان ایٹمی حملوں میں 2لاکھ 14ہزار افراد ہلاک ہوئے اور لاکھوں کی تعداد میں ہمیشہ کے لئے معذور ہوگئے۔ آج بھی ایسی تحقیقات منظر عام پر آرہی ہیں کہ 1945ء میں ایٹم بم حملوں سے بچ جانے والے افراد کو صحت کے شدید مسائل ہیں، کچھ عرصہ قبل 2000ء سے لے کر 2003ء تک جاپان میں 3185افراد ایسے پائے گئے، جو ''تھائی رائیڈ'' کی بیماری میں مبتلا تھے اور ان افراد کی اوسط عمر 70 سال تھی۔

اب ذرا جنگ عظیم دوم میں ہلاک ہونے والوں کی مجموعی تعداد پر نظر ڈالیں اور دنیا کو امن کا درس دینے والے یورپ اور امریکا کے سیاہ اور خوفناک چہرے کا مشاہدہ کریں۔ جنگ عظیم دوم میں 2 کروڑ 50لاکھ فوجی ہلاک ہوئے۔ 3 کروڑ 70لاکھ عام بے قصور شہری اس جنگ کی نذر ہوگئے۔ اس طرح مجموعی تعداد ملا کر 6 کروڑ 20لاکھ بنتی ہے جو ''ٹیری جونز'' کے آباؤ اجداد کی شروع کی ہوئی جنگوں کی نذر ہوگئی۔ دوسری جنگ عظیم میں 61 ملکوں نے حصہ لیا۔ ان کی مجموعی آبادی دنیا کی آبادی کا 80فیصد تھی اور فوجوں کی تعداد ایک ارب سے زائد۔ اس جنگ میں تقریباً 2 کروڑ روسی مارے گئے اور اس سے کہیں زیادہ زخمی ہوئے۔ روس کے 1710 شہر اور قصبے، 70000 گاؤں اور 32000 کارخانے تباہ ہوئے۔ پولینڈ کے 6لاکھ، یوگوسلاویہ کے 17لاکھ، فرانس کے 6لاکھ، برطانیہ کے 3لاکھ 75ہزار اور امریکا کے 4لاکھ 50ہزار افراد اس جنگ کی نذر ہوگئے۔ تقریباً 65لاکھ جرمنوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور 16لاکھ کے قریب اٹلی کے فوجی اور سویلین افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ جاپان کے 19لاکھ افراد کا ضیاع ہوا۔ ہم ایک بار پھر یاددہانی کراتے ہیں کہ دنیا کی تاریخ کی ان خوفناک ترین جنگوں میں طرفین کا تعلق انہی خطوں سے ہے جو آج اپنے آپ کو دنیا کے ''امن کا علمبردار'' کہتے ہیں اور مسلمانوں کی تاریخ کو ''خونریز'' تاریخ گردانتے ہیں۔ یہ وہی ممالک ہیں جن کا علم اٹھا کر ٹیری جونز قرآن پر ''الزامات'' لگاتا ہے۔

یہ تو ٹیری جونز کے وہ آباؤ اجداد ہیں جنہوں نے دنیا کو بربادی کے سوا کچھ نہیں دیا۔ شاید یہ پرانی تاریخ ہو، اس لئے ہم قریبی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں۔ (جاری ہے)

شائقین علوم دینیہ کے لئے عظیم خوشخبری

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ کے تلمیذ رشید

فقیہ العصر، محدث اعظم، شیخ القرآن والحدیث

حضرت مولانا **سرفراز خان صفدر** ؒ

کی پچپن سالہ درس قرآن کا نچوڑ وخلاصہ بنام تفسیر

ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن

گیارہ جلدوں میں: سورۃ الفاتحہ تا سورۃ بنی اسرائیل — منظر عام پر آچکی ہے

اسلوب وطرز: امام الموحدین حضرت مولانا حسین علیؒ — شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ

رابطہ کے لئے: حافظ محمد ابوبکر صدیق نعمانی سیل: 0321-2895270

جامعہ مصباح العلوم محمودیہ، جامع مسجد مریم عیدگاہ چوک، منظور کالونی کراچی

ضبط وترتیب: مولانا قاضی احسان احمد

عادل حکمراں کے اوصاف

جامعہ اشرفیہ سکھر کے سالانہ جلسہ کی تقریب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کا خطاب افادہ عام کے لئے پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم! اما بعد

میرے محترم دوستو! چند ایک باتیں میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں، اللہ رب العزت نے اولاد آدم کی سعادت مندی حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی اطاعت وفرمانبرداری میں رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام انسانیت کی رہبری کے لئے مبعوث فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے چار کتابیں اتاریں اور تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل پیغمبر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا۔ قرآن کریم آخری کتاب، حضور علیہ السلام انبیاء مرسلین میں آخری پیغمبر، یہ امت آخری امت، جیسے قرآن کریم تمام کتابوں میں افضل، حضور علیہ السلام تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل، یہ امت بھی من حیث الامۃ افضل ترین امت ہے۔

اس امت پر چودہ سو بتیس سال گزر چکے ہیں یعنی اتنا عرصہ پہلے حضور علیہ السلام اس دنیا میں موجود تھے۔ حضور علیہ السلام کے ایک سو سال بعد تک حضرات صحابہ کرامؓ کی جماعت رہی اور پھر تسلسل کے ساتھ اہل حق کی جماعت دین کا کام کرتی رہی۔ حضرات خلفائے راشدینؓ کے بعد.... اور یہ خلفائے راشدین کا تیس سالہ دور ہے۔ اس دور کے بعد ایک باب کا اضافہ ہوا، کہ قرآن کریم کے حامل، حدیث کے حافظ، دین اور شریعت کو جاننے والے اہل حق پر ابتلا کا آغاز ہوا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میرے بعد میرے طرز کی حکومت تیس سال قائم ہوگی تو چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر یہ تیس سال مکمل ہوئے۔

خلافت بدلنے لگی ملوکیت کی طرف اور اہل حق اس کو روکنے لگے کہ خلافت کا طرز رہے اور بادشاہت اور ملوکیت نہ آئے، تو اب جو اہل حق تھے ان پر ابتلا کا وقت شروع ہوا۔

یہاں ایک بات کی وضاحت کردوں کہ خلافت اور بادشاہت میں کیا فرق ہے؟ تو ہماری سیرت کی کتابوں میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت سلمان فارسیؓ رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی لمبی عمر دی تھی (فارس) ایران کے رہنے والے تھے، پونے تین سو سال سے زیادہ زندہ رہے۔ حضور علیہ السلام کا زمانہ پایا، بہت مصائب و مشکلات کے بعد مدینہ منورہ پہنچے تھے.... تو حضرت عمرؓ پوچھنے لگے: (حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں سوچ لیں اور ان کا دور خلافت ذرا ذہن میں رکھیں) کہ: میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ ہوں؟

حضرت سلمان فارسیؓ نے جواب دیا کہ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ آپ خلیفہ ہیں یا بادشاہ؟ کیونکہ آپ کو واسطہ پڑا ہے اور پوچھ مجھ سے رہے ہیں، اس پر حضرت عمر فاروقؓ کو تعجب ہوا، تو حضرت سلمان فارسیؓ کہنے لگے کہ میں خلیفہ کی تعریف کئے دیتا ہوں اور بادشاہ کے اوصاف بھی بیان کردیتا ہوں، ان صفات کو آپ اپنے اوپر منطبق کرکے دیکھ لیجئے کہ آپ خلیفہ ہیں یا بادشاہ! اصول یہ ہے کہ اگر آپ اپنی رعایا سے ناجائز طور پر ایک درہم بھی وصول کریں، پوری سلطنت میں سے کسی ایک باشندے سے بھی ایک

حکومت کی قادیانیت نوازی کے خلاف تقاریر ومظاہرے

چناب نگر.... ۲۹/مارچ ۲۰۱۱ء بروز منگل بمقام حویلی سنگرا چناب نگر میں ایک عظیم الشان جلسہ ''شان مصطفی واہل بیت عظام وصحابہ کرامؓ'' کے عنوان سے منعقد ہوا، جس میں مولانا غلام مصطفیٰ اور مولانا غلام رسول دین پوری نے شرکت کی، جس میں عقیدہ ختم نبوت اور اہل بیت عظام کی شان بیان کرتے ہوئے فرق باطلہ کا رد کیا، بالخصوص فتنہ قادیانیت سے شرکائے جلسہ کو روشناس کرایا۔ ۲۶/ربیع الثانی بروز جمعۃ المبارک مولانا غلام مصطفیٰ نے جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن چناب نگر میں اور جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی میں مولانا غلام رسول دین پوری نے قادیانیوں اور قادیانیت نواز حکومت کے خلاف تقاریر کیں اور نماز جمعۃ المبارک کے بعد مسجد سے باہر نکل کر احتجاجی مظاہرے کئے گئے، جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ دراصل قادیانیت سے مسلمان ہونے والے لوگوں پر قادیانی ذریت نے ظلم کیا، ان کے مکانات اور دیواریں منہدم کرکے انہیں گرفتار کرایا، اس کے علاوہ دیگر غریب لوگوں پر ہر آئے دن یہ ظلم کرتے رہتے تو اس سلسلہ میں یہ احتجاجی مظاہرے کئے گئے اور تقریروں میں کہا کہ ہم حکومت وقت اور انتظامیہ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کی شرانگیز کارروائیوں کا نوٹس لیا جائے اور ہم اعلیٰ حکام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ موجودہ قادیانیت نواز اہلکاروں کو ان کے عہدوں سے معطل کردیا جائے۔ ان کی جگہ دین دار اور ذمہ دار اہل کاروں کا تقرر کیا جائے۔ درین اثنا مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی میں قاری عبدالرحمٰن کی کلاس میں ایک بچے حافظ محمد عبداللہ بن غلام اللہ نے قرآن پاک مکمل کیا، اختتامی دعا مولانا غلام مصطفیٰ نے کرائی اور مدرسہ کے اساتذہ اور چنیوٹ کے تبلیغی مرکز کے ذمہ داران نے خصوصی طور پر شرکت کی۔

درہم ناجائز وصول کریں اور جو جائز وصول کیا ہے، اس میں سے ایک درہم ناجائز خرچ کریں تو آپ کا شمار بدترین بادشاہوں میں ہوگا اور اگر عدل وانصاف سے جائز وصول کرتے ہیں، جو حق ہے اس میں سے بھی چھوڑ دیتے ہیں، ظلماً نہیں لیتے اور جو جمع شدہ مال ہے اس میں سے جو خرچ کرتے ہیں صحیح صحیح خرچ کرتے ہیں، ایک درہم بھی ناجائز خرچ نہیں کرتے تو روئے زمین پر آپ اللہ تعالیٰ کے نمائندے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمائندے ہیں، عادل حکمران ہیں اور خلیفہ رسول ہیں۔

یہ بات سن کر حضرت عمر فاروقؓ فرمانے لگے: الحمدللہ، الحمدللہ، الحمدللہ! کسی سے کوئی چیز جبراً اور ناجائز وصول نہیں کی جاتی اور جو وصول ہوتا ہے اس میں سے ناجائز خرچ نہیں ہوتا۔

یہ خلافت تھی اور پھر خلافت کے بعد بادشاہت کروٹ لے رہی تھی، بادشاہت شروع ہوئی تو وہ دور بڑا المناک دور ہے کہ بادشاہت کو روکنے کے لئے، خلافت کے طرز کو باقی رکھنے کے لئے اس وقت کے علماء نے بہت قربانیاں دیں، اس میں سرفہرست حضور علیہ السلام کے دونوں نواسے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ رضی اللہ عنہما ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا تھا کہ حسنؓ وحسینؓ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہوں گے، اس دنیا میں اتنی محنت کریں گے، اب یہ تاریخ ہے اسلام کی کہ کسی عالم دین پر کتنا اور کب ابتلاء آیا اور کس طرح انہوں نے حق کا ساتھ دیا، مصائب اور تکلیفیں برداشت کیں، ان حضرات میں امام احمد بن حنبلؒ بھی ہیں، امام مالکؒ بھی ہیں اور ہمارے امام ابوحنیفہؒ بھی ہیں، قید کئے گئے، کوڑے مارے گئے جیلوں میں انہیں ڈالا گیا۔

میرے محترم دوستو! یہ ایک تاریخ ہے اور پھر ایک وقت آیا کہ اس خطہ ہندوستان میں انگریز آئے... ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر جتنے ظالم، جابر، سنگ دل حکمران گزرے ہیں (ہندوستان میں انگریزوں کے آنے کے بعد) یہاں کے اہل حق پر مصائب اور تکالیف اتنی آئیں کہ اس سے پہلے مسلمان علماء کرام پر اتنی تکلیفیں نہیں آئیں۔ انگریزوں نے یہاں کے مدارس اجاڑے، بڑے بڑے دینی ادارے تباہ کئے، مسلمانوں کی قدیم اور تاریخی عمارتیں ویران کردیں۔

ہمارے بزرگوں میں سے حضرت شاہ ولی اللہؒ کے صاحبزادے نے ترجمہ قرآن کریم لکھا تھا، اکبری مسجد میں، سترہ سال اعتکاف کی نیت سے مسجد میں بیٹھ کر ترجمہ قرآن کریم اردو میں لکھا اور یہ پہلا اردو ترجمہ تھا اور وہ وقت کی اہم ضرورت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے مقدر میں لکھا تھا کہ یہ اس کا ترجمہ کریں گے، جب انگریز آئے ہیں تو علماء دشمنی میں، قرآن کریم کی دشمنی میں، دین دشمنی میں، دینی مراکز اڑا کر رکھ دیئے گئے تھے۔ تاریخوں میں تو نام ہے، لیکن یہ مقامات دہلی اور اس علاقہ میں دیکھنے کو نہیں آئے، اکبری مسجد بھی شہید کردی گئی تھی۔ تو یہ ایک وقت گزرا۔

اہل حق نے دین کا ساتھ دیا تو جب حق والے حق کی حمایت میں جان کی قربانی پیش کردیں اور مسلمان اہل حق کا ساتھ دیں تو ابتلاء کا یہ دور جیسے تیسے گزر جاتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی جگہ نئے علماء پیدا کرتے ہیں، نئے صلحاً پیدا کرتے ہیں، نئے مسلمانوں کو لاتے ہیں، نیا محاذ قائم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو قبولیت عامہ اور تامہ نصیب فرمائے، اپنے دین کی سرفرازی کے لئے آپ کو منتخب فرمائے۔ آمین۔

نوٹ: بیان کا اتنا حصہ ہی ہمیں میسر ہوسکا۔

☆☆..........☆☆

قائد جمعیت پر خودکش حملہ امریکی ایجنٹوں کی کارروائی ہے

گوجرانوالہ.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، ناظم نشرواشاعت مولانا عزیزالرحمن ثانی، امیر ضلع مولانا محمد اشرف مجددی، نائب امیر مولانا قاری منیر احمد قادری، سیکریٹری جنرل حافظ محمد یوسف عثمانی، ناظم اطلاعات سیّد احمد حسین زید، ناظم مالیات پروفیسر حافظ محمد انور، ناظم تبلیغ مولانا عبدالغفور آرائیں، مرکزی مبلغین مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محمد عارف شامی، حافظ محمد ثاقب، پروفیسر محمد اعظم نفیسی نے جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر، چیئرمین پارلیمانی کشمیر کمیٹی مولانا فضل الرحمن ایم این اے کی ریلی پر خودکش حملے کی شدید مذمت کی ہے اور اسے بزدلانہ کارروائی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گردی کی یہ واردات حکومتی پالیسیوں کا شاخسانہ اور امریکی ایجنٹوں کی کارروائی ہے۔ اس طرح کی کارروائیوں سے دینی حلقوں کی قوت اور حوصلہ کو پست نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ لادین عناصر ملک میں انتشار پھیلانے کے لئے دینی قیادت کو منظر سے ہٹانے کے لئے کوشاں ہیں۔ ان کے خلاف جس قدر کارروائی کی جائے کم ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس سازش کو بے نقاب کیا جائے اور مرتکب عناصر کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ اسٹوڈنٹس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں چوہدری عبدالروف گھمن، ظہیر احمد ہاشمی، نوید رفیق بٹ، حافظ محمد ناصر، سید حسان احسن زید اور فیصل بلال نے بھی دہشت گردی کی اس واردات کی شدید مذمت کرتے ہوئے ملزمان کو بے نقاب کرکے کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ملک دشمن اور دین مخالف عناصر کی کارروائی ہے اور امریکی سازش دکھائی دیتی ہے۔

قادیانیوں کے لئے لمحہ فکریہ!

مریم بن مریم: یعنی مَیں وَلد مَیں

مولانا غلام رسول دین پوری

قارئین کرام! مذکورہ عنوان دیکھ اور پڑھ کر شاید کچھ دیر آپ کو سوچنا پڑے کہ اس عنوان سے معنون اور اس نئے اور انوکھے نام سے کوئی نیا مضمون دیکھنے اور پڑھنے میں آرہا ہے، مضمون تو پرانا ہی ہے لیکن سمجھنے اور سمجھانے کے انداز:

"شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات"

کے تحت ناصحین امت بدلا کرتے ہیں، یہی غرض راقم الحروف کی ہے۔ اس لئے تھوڑا سا آپ کو سوچنا پڑ رہا ہوگا کہ: "مریم ابن مریم یعنی میں ولد میں" کا کیا مطلب؟

یہ غور وفکر بالکل صحیح بھی ہے اور قابل تعجب بھی کہ اس نام سے موسوم آج تک کوئی ہوا بھی ہے یا نہیں؟ غور کیا جائے اور تاریخ انسانیت کے اوراق کو کھنگالا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ کائنات انسانیت میں ابوالبشر سیدنا حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے آج تک کوئی: "مریم ابن مریم یعنی میں ولد میں" کے نام سے موسوم نہیں ہوا، یہ دعویٰ صرف اور صرف آنجہانی جہنم مکانی مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے کہ "مریم ابن مریم" ہوں۔

اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ راقم الحروف ایک حوالہ کی جستجو میں مرزا قادیانی کی کتب کی ورق گردانی کررہا تھا دوران تلاش مرزا قادیانی کا کتابچہ "کشتی نوح" جو اس کی روحانی خزائن کی جلد ۱۹ میں ہے کی درج ذیل عبارت پر نظر پڑی کہ:

"اس (خدا تعالیٰ... ناقل) نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا... پھر دو برس تک صفت مریمیت میں، میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو... مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں... مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا، پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا"

(کشتی نوح ص:۴۶،۴۷، خزائن ص:۵۰، ج:۱۹)

ابھی مذکورہ عبارت سے فارغ نہیں ہوا تھا کہ اس کے بالمقابل اگلے صفحے پر نظر پڑی تو مرزا قادیانی کی یہ عبارت نظر آئی:

"پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے دردزہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی۔"

(کشتی نوح ص:۴۷، خزائن ص:۵۱، ج:۱۹)

تو بندہ دونوں عبارتوں کو بغور دیکھتا اور پڑھتا رہا، یہاں تک کہ درج ذیل امور سمجھ میں آئے جو مرزا قادیانی کہنا چاہتے ہیں:

(۱) میرا نام مریم ہے، (۲) میں دو برس تک صفت مریم میں رہا، (۳) میں نے پردہ میں پرورش اور نشوونما پائی، (۴) مجھ میں عیسیٰ کی روح ڈالی گئی، (۵) مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا، (۶) وہ حمل کئی مہینے رہا، (۷) دس مہینے مجھے حمل رہا، (۸) پھر مریم سے عیسیٰ بنا، (۹) یوں میں ابن مریم (بیٹا مریم کا) بن گیا، (۱۰) مریم کو دردزہ کھجور کے تنے کی طرف لے آیا۔

تلک عشرۃ کاملۃ.

مذکورہ بالا عبارات اور امور کا جائزہ لینے سے قبل یہ بات ذہن نشین فرمالیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی اول فول باتوں کو سمجھنے کے لئے نہ قرآن وحدیث اور کتب تفسیر کی ضرورت ہے اور نہ ہی فلسفہ ومنطق کی پیچیدہ بحثوں کی اور نہ تاویلات فاسدہ وتعبیرات باطلہ کے شکنجوں میں کسنے کی، ہر عقل سلیم رکھنے والا شخص مرزا قادیانی ملعون کی ایک ایک بات سے اس کا سفید جھوٹ الگ کرسکتا ہے، جس طرح مرزا قادیانی ملعون جھوٹ بولنے میں سوگز کا تھا تو اسی طرح کا اعزاز قادیانی مربیوں کو حاصل ہے کہ وہ بھی مرزا قادیانی کی عبارتوں اور اس کی ایک ایک بات کو صحیح اور سچ ثابت کرنے کے لئے کم از کم باون گز کے تو ضرور ہوتے ہیں بعض تو مرزے ملعون سے بھی آگے گزرنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ جو جتنا زیادہ جھوٹ بولتا ہے اسے اتنا زیادہ انعام اور تنخواہ ملتی ہے۔

آمدم برسر مقصد: بات کہیں طویل نہ ہوجائے مقصد کی طرف آتا ہوں! امور مذکورہ ملاحظہ ہوں:

۱:... مرزا قادیانی کہتا ہے: "میرا نام مریم ہے۔"

سوال یہ ہے کہ آج تک کسی مرد کا نام مریم رکھا گیا ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو مرزا قادیانی نے اپنا نام مریم رکھ کر فطرت انسانی کی مخالفت کی اور بہت بڑا جھوٹ بولا کہ میرا نام مریم ہے۔ (چراغ بی بی عرف گھسیٹی نے تو یہ نام نہیں رکھا تھا)۔

۲:... "میں دو برس تک صفت مریمیت میں رہا۔"

سوال یہ ہے کہ کس حکمت ومصلحت کے تحت مرزا قادیانی نے عورت کی صفت اختیار کی؟ اس عقدہ کا حل قادیانیوں کے ذمہ ہے! نیز دو برس تک مریمیت کی کون کون سی صفات واطوار مرزا قادیانی پر

طاری رہیں؟ دیکھیں قادیانی از ناب کیا گل افشانی کرتے ہیں؟

۳:...تربیت و پرورش تو دنیا میں سب بچوں کی ہوتی ہے، مگر داڑھی والی مریم کی پرورش اور نشو ونما پردہ اور حجاب میں کیوں کی گئی؟ اس کی وضاحت بھی قادیانیت کا پرچار کرنے والے مربی ہی کر سکتے ہیں، ان کے ذمہ ہے! ورنہ گول مول باتیں کرکے پیچھا چھڑا کر بھاگ نکلنا جھوٹوں کا شیوہ اور وتیرہ رہا ہے اور یہ قادیانی مربیوں کا مقدر ہے۔

۴:...عیسیٰ کی روح کا نفخ کیوں؟ اور کیسے ہوا؟ اس کی نقاب کشائی بھی مقربین ”رئیس قادیان“ ہی کر سکتے ہیں، اہل ایمان کے بس کی بات نہیں۔

حضرت مریم صدیقہ وطاہرہ علیہا السلام کا واقعہ تو قرآن پاک نے غایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ اس انداز میں بیان کیا ہے کہ تا قیامت اہل ایمان اسے پڑھ پڑھ کر اپنی روح کو جلا بخشتے رہیں گے، مگر فلک بوس پگڑی والی مریم (مرزا غلام احمد قادیانی) میں روح عیسویت کیسے آئی؟ کیوں آئی؟ کس حاجت کے پیش نظر آئی؟ ڈالنے والا کون تھا؟ واسطہ کیا؟ ان سوالات کا حل آستانہ قادیانیت سے ملے گا۔ دیکھئے کیا ”عطر بیزی“ ہوتی ہے۔ ورنہ ”لعنة اللّٰہ علی الکاذبین“ کی مہر ثبت ہوجائے گی!

۵:...”مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا“

سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب کے مخصوص حمل کے لئے پہلے مریم نام رکھنے، پھر دو سال کا وقفہ برائے صفات مریمیت، پھر حجاب میں نشو ونما، پھر نفخ روح عیسویت اس بائی پاس کے چکر کا فلسفہ کیا ہے؟ ذرا ”قادیان“ سے لے کر چناب نگر اور برطانیہ وغیرہ تک کے نمک حلال قادیانی اس پیچیدگی کو حل تو کریں اور اس بائی پاس کے گھومنے والے چکر کے قطبین تو واضح کریں؟ اور یہ تو امت مسلمہ کو سمجھائیں کہ سر پر پگڑی ہو اور چہرے پر داڑھی ہو اور نام کا غلام احمد بن غلام مرتضیٰ ہو، اسے حمل کیسے ہوگیا؟ کیا کائنات میں اس کی کوئی مثال (بجز مرزا قادیانی کے) ہے؟ ”ھاتوا“ اورنہ:

”فان لم تفعلوا ولن تفعلوا
فاتقوا النار التی وقودھا الناس
والحجارة اعدت للکافرین“

ترجمہ: ”اگر تم نہیں کروگے اور ہرگز ایسا نہیں کرسکوگے تو اس آگ سے بچو! جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔“

۶:...”دس مہینے کا حمل“ قرآن و حدیث کی روشنی میں مدت حمل فقہاء کرام نے نو ماہ بتلائی ہے، بالفرض! مرزا صاحب کو مریم بننے کا شوق بھی چرایا تو کتب دینیہ کا مطالعہ تو کرلیتا! مگر کیا کیجئے! ادھر کہیں مطب حکیم نورالدین اور قطب مرزا غلام مرتضیٰ کا کوئی ظالم نسخہ استعمال ہوگیا، جس کی وجہ سے مدت حمل نو ماہ سے بھی متجاوز ہوگئی اور آپ بیتی کے تحت صحیح مدت حمل بتائی! ادھر ٹیچی ٹیچی فرشتے کو الہام کرنا بھول گیا کہ ”او اللّٰہ کی بندی!“ زبردستی بننے والی مریم دس ماہ کا حمل تو گدھی کو رہتا ہے، کیا ظلم ڈھادیا! اپنی امت اور ذریت پر تونے تو اُگل دیا تیری امت ساری زندگی تیری صفائی پیش کرتی رہے گی اور تیرا مریم ہونا ثابت کرتی رہے گی۔ کاش! ٹیچی فرشتہ بروقت الہام کا انڈا پیش کردیتا تو قادیانیت اس جھنجھٹ میں نہ پڑتی۔

۹:...”میں یوں ابن مریم ہوگیا“

سوال یہ ہے کہ پہلے مرزا قادیانی، مریم بنے پھر صغریٰ کبریٰ ملا کر نتیجہ نکالتے وقت کہا میں اس طور پر ابن مریم ٹھہرا، مرزا قادیانی کو یاد نہ رہا کہ حد اوسط گرانے سے عبارت بن جائے گی ”مریم ابن مریم“ جس کا ترجمہ ہے: ”مریم بیٹا مریم کا“ یہاں بھی مرزا قادیانی کے سارے فرشتے الہام کا انڈا دینا بھول گئے کہ سامنے عربی گرامر جاننے والے موجود ہوں گے ذرا جملہ بھی ٹھیک بناؤ اور ترجمہ بھی صحیح کرو۔ مریم عورت کا نام ہے تو مناسبت سے بنت آنا چاہئے تھا اور یوں کہنا چاہئے تھا: ”مریم بنت مریم“ (مریم بیٹی، مریم کی) مرزا قادیانی نے نامعلوم جان بوجھ کر یا کسی خوف میں مبتلا ہوکر لکھ مارا: ”میں مریم تھا، پھر ابن مریم ہوگیا“ اب ”مریم ابن مریم“ کا حل بھی قادیان، ربوہ، برطانیہ کے بہشتی مقبرہ میں دبنے کی خواہش رکھنے والے قادیانی مربیوں کے ذمہ ہے۔

اب آخر میں مرزا قادیانی کا نسب نامہ بھی دیکھ لیجئے اور دونوں عبارتوں کو بغور ملاحظہ فرمائیں کہ اختلاف ہے یا اتحاد؟ ضمیمہ حقیقة الوحی کے خاتمہ پر لکھتا ہے:

”غلام احمد بن مرزا غلام مرتضیٰ بن مرزا عطا محمد بن مرزا گل محمد بن مرزا فیض محمد بن مرزا محمد قائم بن مرزا محمد اسلم بن مرزا دلاور بیگ بن مرزا اللہ دین بن مرزا جعفر بیگ بن مرزا محمد بیگ بن مرزا محمد عبدالباقی بن مرزا محمد سلطان بن مرزا ہادی بیگ۔“ (ضمیمہ حقیقة الوحی ص:۷۷، خزائن ص:۲۰۳، ج:۲۲)

اس نسب نامہ میں کہیں بھی ”مریم ابن مریم“ نہیں، پتہ نہیں مرزا قادیانی کے فرشتے کس دلدل میں پھنسے ہوئے تھے کہ اس نسب نامہ کا بھی الہام نہ کرسکے ورنہ مرزا صاحب کبھی بھی یہ دعویٰ نہ کرتے کہ میں ”مریم بن مریم“ ہوں! بس حقیقت یہ ہے کہ صرف نام ہی نام ہے اور اپنی حقیقت سے نکل کر خود بھی واصل بہ جہنم ہوا اور ہزاروں انسانوں کے ایمان کا بھی ڈاکو بنا!

قادیانیو! تمہارے لئے لمحۂ فکریہ ہے، تنہائی میں بیٹھ کر سوچو! اور مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت پہ لعنت بھیج کر داخل اسلام ہوجاؤ۔ ☆☆

توہین رسالت کے ملزم شیخ سکندر کی رہائی کی کوشش آئین پاکستان سے بغاوت ہے

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب امیر مرکزیہ مولانا خواجہ عزیز احمد، مجلس کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد، قانونی مشیر منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ، مولانا توصیف احمد، جمعیت علماء اسلام کراچی کے امیر قاری محمد عثمان، مولانا حماد اللہ شاہ اور محمد اسلم غوری نے اپنے مشترکہ بیان میں وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان سیّد مہدی شاہ کی توہین رسالت کے مقدمہ میں گرفتار ملزم شیخ سکندر کی رہائی کی کوششوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعلیٰ بلتستان کا یہ اقدام آئین پاکستان سے بغاوت ہے۔ علمائے کرام نے کہا کہ توہین رسالت کے مرتکب کو معاف کرنے کا اختیار حکمرانوں سمیت کسی کو نہیں ہے۔ یاد رہے کہ شیخ سکندر نے سات سال پہلے اپنی کتاب میں قرآن کریم، صحابہ کرامؓ اور امام مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں توہین آمیز اور گستاخانہ الفاظ استعمال کئے۔ قرآن حکیم کے بارے میں مسلمانوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی مذموم کوشش کی۔ اس اشتعال انگیز اور گمراہ کن تحریروں سے متعلق تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام نے توہین رسالت اور توہین قرآن کے فتوے دیئے۔ ان فتاویٰ کی روشنی میں اسلامی نظریاتی کونسل نے شیخ سکندر کی کتاب پر پابندی لگانے کی سفارشات کیں۔ چنانچہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے مذکورہ کتاب پر پابندی لگادی ہے۔ تین چار سال قبل ملزم شیخ سکندر نے اپنی اسی کتاب میں سے توہین آمیز مواد لے کر تین رسالے مختلف ناموں سے ترتیب دیئے اور ان کو عوام الناس میں پھیلا دیا۔ جس کی بنا پر مدعی مقدمہ نے اس کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے مقدمہ درج کرایا، پولیس نے اسے گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا۔ عدالت نے اس کی ضمانت مسترد کردی۔ آج کل ملزم نارا جیل میں ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے کہا کہ اگر ملزم کو غیر قانونی طور پر رہا کروانے کی کوشش کی گئی تو ملک بھر میں شدید احتجاج کیا جائے گا۔ حکومت کو فوری طور پر اس کا نوٹس لینا چاہئے تا کہ مسلمانوں میں کوئی اشتعال اور اضطراب کی کیفیت پیدا نہ ہو۔

ترتیب جدید ایڈیشن

عقیدۂ ختم نبوت اور تردید قادیانیت کے موضوع پر

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی بے مثال تصنیف

تحفۂ قادیانیت کامل ٦ جلدیں

مرزا غلام احمد قادیانی کے وجوہ کفر وارتداد اور فتنۂ قادیانیت کے تعاقب میں لکھے گئے

بیسیوں مضامین ومقالات اور رسائل کا مجموعہ، عام فہم اور اچھوتا اندازِ تحریر، خوبصورت جلد، جاذبِ نظر سرورق

رعایتی قیمت صرف: **1100** روپے (علاوہ ڈاک خرچ)

اسٹاکسٹ: مکتبہ لدھیانوی، ۱۸ اسلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن کراچی 0321-2115502, 0321-2115595, 021-34130020

ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی

REGD. SS.160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام
صدقات جاریہ میں
شرکت کے لئے زکوٰۃ،
صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجیے

نوٹ

مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تا کہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

اپیل کنندگان

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب
امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
نائب امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4583486, 061-4783486 اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 021-32780337 فیکس: 021-32780340 اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ